﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۹ | جمعۃ المبارک ۲۲ / فروری ۲۰۰۲ء | ۹ / ذوالحجہ ۱۴۲۲ ہجری قمری ❀ ۲۲ / تبلیغ ۱۳۸۱ ہجری شمسی | شمارہ ۸

حاجیوں سے خطاب

حضرت ابو بکرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"تمہارے اموال اور تمہاری جانیں اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے کے لئے اسی طرح قابل عزت اور حرام ہیں جس طرح یہ دن اور یہ شہر اور یہ مہینہ لائق ادب اور حرمت والا ہے"۔

(صحیح بخاری کتاب العلم باب قول النبی ﷺ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

خانہ کعبہ جسمانی طور پر مُحبّانِ صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے

یہ جسمانی ولولہ رُوحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو نہ خانہ کعبہ بناتا اور نہ اس میں حجر اسود رکھتا۔ لیکن چونکہ اس کی عادت ہے کہ روحانی امور کے مقابل پر جسمانی امور بھی نمونہ کے طور پر پیدا کر دیتا ہے تا وہ روحانی امور پر دلالت کریں۔ اسی عادت کے موافق خانہ کعبہ کی بنیاد ڈالی گئی۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور عبادت دو قسم کی ہے۔ (۱) ایک تذلل اور انکسار (۲) دوسری محبت اور ایثار۔ تذلل اور انکسار کے لئے اُس نماز کا حکم ہوا جو جسمانی رنگ میں انسان کے ہر عضو کو خشوع اور خضوع کی حالت میں ڈالتی ہے یہاں تک کہ دِلی سجدہ کے مقابل پر اس نماز میں جسم کا بھی سجدہ رکھا گیا۔ تا جسم اور روح دونوں اس عبادت میں شامل ہوں.......... ماسوا اس کے جسم اور روح ایک دوسرے کی تاثیر قبول کرتے ہیں۔ بعض وقت جسم کا سجدہ روح کے سجدہ کا محرک ہو جاتا ہے اور بعض وقت روح کا سجدہ جسم میں سجدہ کی حالت پیدا کر دیتا ہے۔ کیونکہ جسم اور روح دونوں باہم مرایا متقابلہ کی طرح ہیں۔.......... پس جبکہ یہ ثابت ہو چکا کہ عبادت کی اس قسم میں جو تذلل اور انکسار ہے جسمانی افعال کا روح پر اثر پڑتا ہے اور روحانی افعال کا جسم پر اثر پڑتا ہے۔ پس ایسا ہی عبادت کی دوسری قسم میں بھی جو محبت اور ایثار ہے انہیں تاثیرات کا جسم اور روح میں عوض معاوضہ ہے۔

محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبّان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجر اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے۔ اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولۂ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس گھر کے گرد گھومتے ہیں ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دُور کر دیتے ہیں، سر منڈوا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گھر کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں۔ اور جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور جسم اس گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے۔ اور روح اس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست ایک دوست جانی کا خط پا کر بھی اس کو چومتا ہے۔ کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے وبس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر وہ سجدہ زمین کے لئے نہیں ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا"۔

(چشمہٴ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۹۹ تا ۱۰۱)

جب محبت الٰہی دلوں سے اٹھ جائے اور دین کے گم ہونے کا اندیشہ ہو تو ہمیشہ خدا روحانی خلیفے پیدا کرتا رہے گا

آج کل جو اللہ کے فضلوں کی بارش ہو رہی ہے یہ بھی حضور اکرم ﷺ ہی کی برکت ہے

خلافت حقّہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کے امن میں تبدیل ہونے کا ایمان افروز تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۸ / فروری ۲۰۰۲ء)

(لندن ۸ / فروری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے صفات الٰہیہ کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے آج بھی اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمُؤْمِن سے متعلق مضمون بیان فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النور کی آیت استخلاف کی تلاوت و ترجمہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیت میں یہ ذکر ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ خوف کو امن میں بدلتا ہے۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی حدیث بھی پڑھ کر سنائی جس میں حضور اکرمؐ نے مسلمانوں پر آنے والے مختلف ادوار خلافت راشدہ، ملوکیت وغیرہ کے ذکر کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ آنحضورؐ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر ایمان ثریا پر بھی پہنچ گیا تو اسے ان

میں سے کچھ لوگ واپس لے آئیں گے۔ اور ایک روایت میں کچھ لوگوں کی بجائے صرف ایک شخص کا ذکر ہے۔ حضور اکرمؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا آخری۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آجکل جو اللہ کے فضلوں کی بارش ہو رہی ہے یہ بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی برکت ہے۔

حضور نے ایک اور حدیث نبوی کا ذکر بھی فرمایا جس میں عیسیٰ بن مریم کے عادل امام اور حکم کی حیثیت سے نازل ہونے اور صلیب کو توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا ذکر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے مراد پرانے عیسیٰؑ نہیں بلکہ اس حدیث میں جو الفاظ استعمال ہوئے وہ سارے تمثیلی ہیں۔ صلیب توڑنے سے مراد ہے کہ صلیبی مذہب کی بنیاد نکال دے گا۔ خنزیر کو قتل کرنے سے مراد خنزیر صفت لوگوں کو ہلاک کرنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات بھی اس تعلق میں پیش کئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہر ایک خوف کی حالت میں کہ جب محبت الٰہی دلوں سے اٹھ جائے اور دین کے گم ہونے کا اندیشہ ہو تو ہمیشہ خدا روحانی خلیفے پیدا کرتا رہے گا۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مومنوں پر جو خوف کی کیفیت تھی، کئی فتنے اٹھے، منافق اور مرتد بغاوت پر آمادہ تھے ان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکرؓ کے ذریعہ مومنوں کے اس خوف کو امن میں بدل دیا۔ فتنوں اور مصائب کا قلع قمع کر دیا گیا اور اللہ نے مومنوں کو مصیبت سے نجات بخشی اور دین کو مضبوط کر دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہی کیفیت حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے زمانہ میں تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر سب دشمنوں نے شور مچا دیا کہ بس اب یہ سلسلہ مٹا کہ مٹا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کو اس مضبوطی سے قائم کیا کہ سارے فتنوں کا سر کچل دیا۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق احمدیت میں سچی خلافت ایک ہزار سال تک جاری رہے گی اس کے بعد جس طرح ہر بڑی چیز ایک دفعہ تعمیر ہونے کے بعد کھنڈرات میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ آنحضرتؐ کے زمانہ میں بھی اسلام دیکھیں کس شان کو پہنچا اور اب دیکھیں کیسے مولویوں کے فتنے پھیل رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ سب سے بڑی قیامت کی گھڑی وہ ہوگی جب سچی خلافت نہ رہے گی اس کے بعد پھر قیامت تک شریر لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے آنحضرتؐ کی ایک اور حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ مومن وہ ہے جس کی طرف سے مومن لوگ اپنی جان و مال کے بارہ میں امن میں رہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے آخری زمانہ میں خوفناک زلازل اور جنگوں کی بابت حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آجکل کا جو زمانہ آرہا ہے یہ وہی حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں میں جو ذکر ہے اسکے مشابہ واقعات ہیں۔ بعض علامتوں سے تو لگتا ہے کہ جنگ عظیم ثالث شروع ہونے والی ہے۔

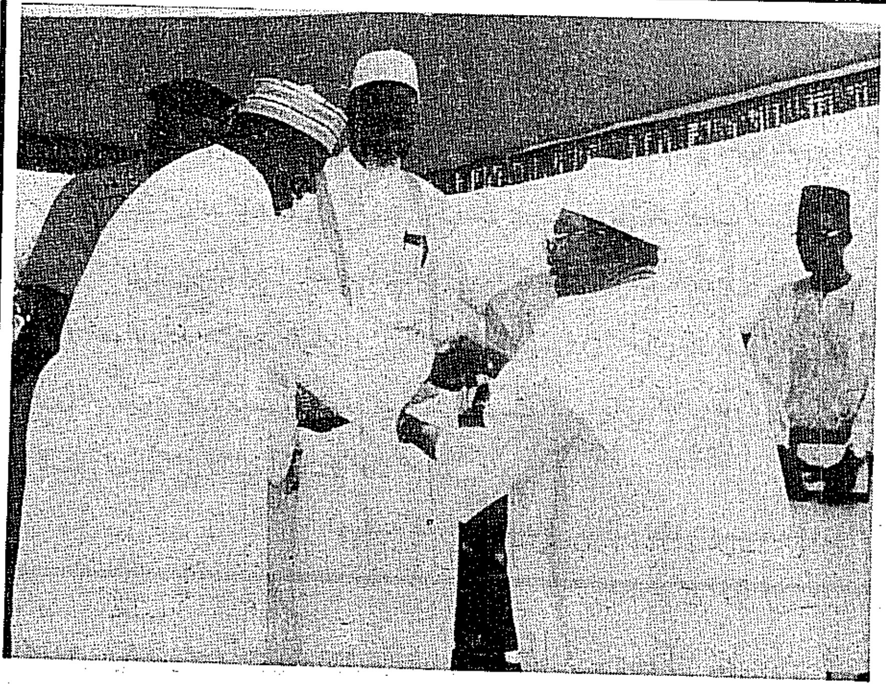

عزت مآب الحاج علی مہاما نائب صدر غانا جماعت احمدیہ غانا کے ۷۲ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ غانا سے حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام تہنیت وصول کر رہے ہیں۔ آپ کی بائیں جانب ایک مخلص احمدی الحاج الحسن بن صالح ہیں جو غانا کی کونسل آف سٹیٹ کے ممبر ہیں

عید کا ایک منظر

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ عید کے دن حبشی مسجد نبوی میں نیزوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے اپنی اوٹ میں کھڑا کر لیا اور کھیل دکھایا۔ جب میں تھک گئی تو فرمایا کہ اب جاؤ۔ (صحیح بخاری کتاب العیدین باب الحراب والدرق)

"شکستِ یاس" سے چند منتخب اشعار

"شکستِ یاس" مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کا مجموعہ کلام ہے۔ آپ کا نام سید محمد میاں اور تخلص سلیم ہے۔ آپ کی پیدائش ۲۶ر اپریل ۱۹۱۱ء کو یو۔پی (انڈیا) کے مردم خیز شاہجہانپور میں ہوئی۔ آپ ایک قادر الکلام اور پرگو شاعر ہیں۔ "بکھرے ہوئے موتی"، "شہرِ دعا"، "ندائے درد" اور "شکستِ یاس" آپ کے مطبوعہ شعری مجموعے ہیں۔ آپ کا شعری کلام جماعت کے اخبارات و رسائل میں چھپتا رہتا ہے۔ ذیل میں "شکستِ یاس" سے بعض منتخب اشعار ہدیۂ قارئین ہیں۔ (مدیر)

ان کے جرمِ عشق میں جب دار پر کھینچا گیا
گنگناتا جھومتا ہر ایک مستانہ گیا

شب خون مارتا کوئی شیطاں تو کس طرح
اِک نفس مطمئنّہ و بیدار مجھ میں تھا

چاند یا آفتاب کیا لکھتا
اُن کے رُخ کو گلاب کیا لکھتا
اُن کا ثانی نہیں زمانے میں
وہ تو ہیں لاجواب کیا لکھتا
غیظ کے تیر، طنز کے نشتر
ان کے خط کا جواب کیا لکھتا
ایک جھونکا تھا بس ہوا کا سلیم
ماجرائے شباب کیا لکھتا

اک ذرا توحید کے مرکز سے ہٹ کر دیکھنا
پُوجنے پڑتے ہیں تم کو کتنے پتھر دیکھنا
ہوتی رہے گی جس سے مزیّن کتابِ زیست
قربانیوں کے ایسے سبق چھوڑ جاؤں گا

ہر شے اپنا حسن نہ جانے کیوں کھو بیٹھی ہے
جب تم میرے پاس تھے سب کچھ اچھا لگتا تھا
آخر کیا افتاد پڑی جو اس درجہ بیزار ہوئے
یہ میں ہی تو ہوں جو تم کو اچھا لگتا تھا

جو مہر و لطف کی آغوش کا ہو پروردہ
وہ ظلم و جور کے سانچوں میں ڈھل نہیں سکتا
جو صدقِ دل سے ہے دینِ حنیف کا حامی
اُسے تم آگ میں ڈالو تو جل نہیں سکتا
ہمیشہ رہتا ہوں میں صدقِ دل سے رُو بہ حرم
کسی کے حکم سے قبلہ بدل نہیں سکتا

اپنے مال اور بدن سے کسی کی خدمت کردینی یہ بھی صدقہ ہے

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اسلام میں عورت کا مقام

خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بر موقعہ جلسہ سالانہ (مستورات) جماعت احمدیہ برطانیہ
(فرمودہ ۲۳/جولائی ۱۹۸۸ء)

(چھٹی اور آخری قسط)

اسلامی تعلیم اور عورت کی مختلف حیثیتیں

اب میں اس حدیث کا ذکر کرتا ہوں جس میں آنحضور ﷺ نے عورت کی عزت اور احترام کو مردوں پر واجب کر دیا ہے۔ ہر مومن خواہ وہ چھوٹے درجہ کا ہو یا بڑے درجہ کا اس حدیث پر عمل کرنے پر مجبور ہے۔ آپؐ نے فرمایا: "تمہاری جنت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے"۔ دنیا کی کسی کتاب سے دیگر انبیاء کا کوئی جملہ تو نکال کے دکھائیں جو اس کے ہم پلّہ ہو۔ تمام دنیا کے مردوں کو جو ایمان لاتے ہیں، عورتوں کے قدموں پر جھکنے پر مجبور کر دیا کہ ان قدموں سے وہ اپنی جنت ڈھونڈیں۔ میرا پہلے تو یہ ارادہ تھا کہ دنیا کے اکثر بڑے بڑے مذاہب اور معاشروں اور تہذیبوں سے مثالیں لے کر موازنہ کر کے دکھاؤں۔ کچھ میں نے اس کا آغاز کیا لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ اگر یہ شروع کر دیا تو یہ مضمون بہت لمبا ہو جائے گا۔ آپ جب دوسرے مذاہب کی تعلیمات سے اور دوسرے معاشروں کی تعلیمات سے قرآن کریم کی تعلیمات کا عورت کے متعلق موازنہ کریں گے تو ہر غیر متعصب انسان کو دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق دکھائی دے گا۔

عورت بحیثیت بیٹی

اس مضمون پر بھی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ نگاہ دوڑائیں اور باقی مذاہب کو دیکھیں وہی تین باتیں یہاں بھی دکھائی دیں گی۔ بیٹی کا یا تو کہیں ذکر ہی نہیں ملے گا جیسے بیٹی ہوتی ہی نہیں۔ یا ذکر ملے گا تو حقوق کی تلفی کے لحاظ سے۔ گائے، بھینس، بھیڑ بکری کی طرح بیٹی کا ذکر ہو گا۔ بہر حال وہ تینوں باتیں جو میں نے شروع میں بیان کی تھیں ان کا اطلاق یہاں بھی ہو گا۔ اس ضمن میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَ مَنْعًا وَّهَاتِ وَ وَأْدَالْبَنَاتِ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الادب باب عقوق الوالدین)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، ادائیگی حقوق سے ہاتھ روکنا اور مال بٹورنا اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا حرام کر دیا ہے۔

جہاں تک لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے کو حرام قرار دینا ہے قرآن کریم میں واضح تعلیم موجود ہے۔ یہ حدیث اسی کی تشریح ہے۔ ان پرانے وقتوں میں اور آج بھی بعض علاقوں میں، افریقہ میں بھی اور بعض اور پسماندہ علاقوں میں جہاں ابھی تک نئی دنیا کی روشنی پوری طرح نہیں پہنچی، عورت سے یہی سلوک ہو رہا ہے۔ عورت کو ماں باپ کی ایسی کلیتہً ملکیت سمجھا جاتا ہے کہ وہ جو کچھ اس سے کر گزریں کوئی قانون اس میں دخل نہیں دے سکتا۔ اس لیے یہ تعلیم محض پرانے زمانہ کی بات نہیں رہی۔ آج بھی اس کا اطلاق ہو رہا ہے اور آج بھی اس کی ضرورت ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کی تین بیٹیاں ہوں اور ان کی پرورش اچھی طرح کرے، ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرے تو اس کے لیے جنت ہو گی۔ (سنن ابو داؤد۔ کتاب الادب) پھر ایک اور اسی مضمون کی ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس کی تین بیٹیاں ہوئیں یا تین بہنیں، اور وہ ان سے حسنِ سلوک کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہوتا ہے۔ (سنن ترمذی ابواب البر و الصلۃ۔ باب ماجاء فی النفقات علی البنات و الاخوات)

ایک اور روایت میں دو بیٹیوں اور دو بہنوں کا ذکر ہے۔ اس مضمون پر مجھے کچھ تھوڑا سا تردّد اس بات میں تھا کہ تین بیٹیوں کی تربیت میں تو ثواب ہو اور چار میں نہ ہو، پانچ میں نہ ہو۔ یہ عجیب سی بات ہے اور لازماً روایت سننے والے کو کوئی غلطی لگی ہے۔ بعض دفعہ روایت اس لیے تبدیل ہو جاتی ہے کہ مثلاً جس عورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آنحضور ﷺ نے فرمایا ہو اس کی تین بیٹیاں ہوں۔ جب آپؐ نے فرمایا تم نے تینوں بیٹیوں کی اچھی تربیت کی ہے تم جنت میں جاؤ گے تو سننے والے نے یہ سمجھا کہ تین ہی ہوں گی تو جنت میں جائے گا چوتھی ہو گئی تو جنت ہاتھ سے گئی، یہ درست نہیں ہے۔

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے ایک ماں کو اپنی دو بیٹیوں سے جن کو وہ گود میں اٹھائے ہوئے تھی ان سے نہایت پیار اور شفقت کا سلوک کرتے دیکھا۔ جب آپ نے یہ واقعہ آنحضور ﷺ سے ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس پر جنت واجب ہو گئی۔ پس اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ تین لڑکیوں والا واقعہ بھی ایک معین واقعہ تھا اور دو لڑکیوں والا واقعہ بھی ایک معین واقعہ ہے۔ گویا دو یا تین کا جھگڑا نہیں۔ خواہ ایک بیٹی بھی ہو کوئی اگر اس کی اچھی تربیت کرے گا اور اس کے لیے ہر قسم کی قربانی کرے گا تو اللہ ضرور اس کو جزا کے طور پر جنت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ بغیر تعداد کے عموماً بچوں کی عمدہ تربیت اور ان سے حسنِ سلوک کا ذکر حضرت عائشہؓ ہی کی ایک اور روایت میں ملتا ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو ان لڑکیوں کے ذریعہ آزمائش میں ڈالے اور وہ ان سے بہتر سلوک کرے وہ اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی۔

(بخاری۔ کتاب الادب)

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر شخص جس کی بیٹیاں ہوں گی وہ جنت میں چلا جائے گا۔ مراد یہ ہے کہ بیٹیوں کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا گیا ہو۔ دو طرح کی آزمائشیں ہیں۔ بعض معاشروں میں عورت کو نعوذ باللہ من ذالک اتنا حقیر سمجھا جاتا ہے کہ جب کسی کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوں تو وہ شرم سے منہ چھپاتا پھرتا ہے اور قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ ایسا شخص یقیناً آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔ اگر وہ خدا کی رضا کی خاطر دنیا کی تذلیل کی کچھ بھی پرواہ نہ کرے اور ہمت اور حوصلہ دکھائے اور ان کی تربیت میں اور ان سے حسنِ سلوک میں کمی نہ کرے تو وہ یقیناً جنت کا مستحق ہو گا کیونکہ اس کے حسنِ سلوک میں باپ اور بیٹی کی محبت کار فرما نہیں بلکہ خدا کی محبت کار فرما ہے۔ اسی طرح اور کئی قسم کی آزمائشیں ہیں جو بیٹیوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔

اسلام میں عورت کو بیاہ شادی کا اختیار

جہاں تک عورت کے بیاہ شادی کے اختیار کا تعلق ہے اسلام دنیا میں واحد مذہب ہے جس نے اس اختیار کو نہ صرف قائم فرمایا بلکہ آج سے چودہ سو سال پہلے قائم فرمایا (جبکہ ساری دنیا میں سوائے ان معدودے چند معاشروں کے جہاں روایتی طور پر بعض مخصوص قبیلوں کی عورتیں مردوں پر غالب تھیں، دنیا بھر میں ہر جگہ تاریخ عورت ہی کو مظلوم اور مغلوب دکھاتی ہے) کنواری بچیوں کے اس اختیار کا کہیں ذکر نہیں ملتا کہ وہ اپنے خاوند کے چناؤ کا خود فیصلہ کر سکیں۔ صرف اسلام ہے جس نے عورت کے اس حق کو قائم فرمایا اور اس زمانہ میں قائم فرمایا جب کہ عورت کے ساتھ بہت ظالمانہ سلوک ہوتا تھا۔

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے اَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّم فَذَكَرَتْ اِنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَ هِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ ﷺ یعنی ایک کنواری لڑکی آنحضرت ﷺ کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور یہ اس نکاح کو پسند نہیں کرتی۔ آنحضرت ﷺ نے اختیار دیا کہ چاہے تو نکاح کو قائم رکھ، چاہے تو نہ رکھ۔

(سنن ابو داؤد باب فی البکر یزوجھا ابوھا ولا یشارھا)

ایک اور بڑی دلچسپ روایت ملتی ہے کہ ایک صاحب نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک مالدار شخص سے کر دیا جس کو لڑکی ناپسند کرتی تھی۔ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں شکایت لے کر حاضر ہوئی اور کہا کہ یا رسول اللہ! ایک تو مجھے آدمی پسند نہیں دوسرے میرے باپ کو دیکھیں کہ مال کی خاطر نکاح کر رہا ہے میں تو بالکل پسند نہیں کرتی۔ بہت ہی کوئی نفیس اور پاک طبیعت کی بیٹی تھی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تو آزاد ہے۔ کوئی تجھ پر جبر نہیں ہو سکتا جو چاہے کر۔ اس کی نفاست طبع دیکھیں۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے باپ کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتی اس سے بھی میرا تعلق ہے۔ میں تو اس لیے حاضر ہوئی تھی کہ ہمیشہ کے لیے عورت کا حق قائم کر کے دکھاؤں تاکہ دنیا پر یہ ثابت ہو کہ کوئی باپ اپنی بیٹی کو اس کی مرضی کے خلاف رخصت نہیں کر سکتا۔ اب جب آپؐ نے حق قائم فرما دیا تو خواہ مجھے تکلیف پہنچے، میں باپ کی خاطر اس قربانی کے لیے تیار ہوں۔

(مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۱۳۶۔ ابن ماجہ ابواب النکاح باب من زوّج ابنتہ وھی کارھۃ)

بخاری میں ایک اور روایت ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اصولاً بھی عورت کو خواہ وہ بیوہ ہو یا مطلقہ ہو یا دوشیزہ ہو نکاح کے متعلق یہ اختیار دیا کہ اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کہیں نہیں کروایا جا سکتا (بخاری کتاب النکاح)۔ خصوصیت کے ساتھ یتامیٰ کے متعلق آپؐ نے فرمایا: لَا تَنكِحُوا الْيَتَامٰى حَتّٰى تَسْتَأْمِرُوْ هُنَّ۔ یتیم لڑکیوں کے متعلق خاص طور پر خیال رکھنا کہ ان کے نکاح ان کی مرضی کے بغیر نہ کرنا۔

(دارقطنی کتاب النکاح)

آنحضرت ﷺ اس حق کو اس شدت سے نافذ کروانا چاہتے تھے کہ خود بھی باوجود اس کے کہ مامور تھے کہ اگر کسی کو حکم دینا چاہتے تو دے سکتے تھے لیکن آپؐ اس سے احتراز فرماتے تھے۔ بلکہ ایک موقعہ پر ایک خاتون نے واضح طور پر یہ وضاحت چاہی کہ "یا رسول اللہ حکم دے رہے ہیں یا مشورہ ہے۔" چنانچہ وہ روایت بڑی دلچسپ ہے۔ ایک لونڈی جس کا نام بریرہ تھا، کا نکاح ایک شخص مغیث نامی سے ہوا۔ چونکہ شادی ہوتے ہی لونڈی، لونڈی نہیں رہتی بلکہ آزاد ہو جاتی ہے اس لیے اسے ایک آزاد کی طرح وہ سارے حقوق مل گئے۔ چنانچہ ایک دفعہ بریرہؓ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرا حق دلوایئے۔ آپؐ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ اور مغیث کو فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو۔ اس کو اتنی محبت تھی کہ وہ بے اختیار رونے لگا اور گریہ وزاری کرنے لگا اور رسول اللہ ﷺ سے التجا کی۔ روتا روتا بریرہؓ کے پیچھے پیچھے دوڑا میرے پاس واپس آ جاؤ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔ رسول اللہ ﷺ کو یہ منظر دیکھ کر اتنا اس پر رحم آیا کہ آپؐ نے بریرہ سے کہا کہ بریرہ خدا سے ڈرو۔ وہ کل تک تمہارا شوہر تھا۔ اس سے تمہیں اولاد ہو چکی ہے اس لیے کچھ دل میں رحم کھاؤ۔ کچھ اس پر رحم کرو۔ بریرہ نے پلٹ کر یہ عرض کیا اَ تَا مُرُونِى بِذٰلِكَ۔ یا رسول اللہ! کیا آپؐ مجھے حکم دے رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں میں سفارش کر رہا ہوں۔ اس پر اس نے آنحضرت ﷺ کے اس ناصحانہ ارشاد کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

(بخاری کتاب الطلاق باب شفاعة النبیؐ فی زوج بریرۃ۔ سنن ابو داؤد کتاب الطلاق باب فی مملوکة العتق)

بریرہ نے آنحضرت ﷺ کا ارشاد نہ مان کر اگرچہ نا مناسب رویہ اختیار کیا مگر اس کے باوجود رسول کریم ﷺ نے اس کا حق سمجھتے ہوئے اسے حکماً مجبور نہیں فرمایا اور قیامت تک ایسی صورتوں میں عورت کے اس حق کی اصولی حمایت فرمائی اور یہ مثال قائم کر دی کہ خدا نے جو حقوق دیئے ہیں ان میں رسول بھی کبھی دخل نہیں دے گا۔ کون ہے دنیا میں جو اسلام کے ہوتے ہوئے عورت کو کسی حق سے محروم کر سکتا ہے؟

عورت بحیثیت ماں

اگرچہ قرآن کریم کی تعلیم میں مختلف آیات ماں اور باپ دونوں کے حقوق کی طرف توجہ دلاتی ہیں لیکن وہ آیات بھی ہیں جو مخصوص طور پر بحیثیت ماں عورت کا ذکر کرتی ہیں اور اُسے مرد سے ایک بالا مقام عطا کرتی ہیں۔ جہاں تک ماں اور باپ دونوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ادب کا تعلق ہے مندرجہ ذیل دونوں آیات دونوں کا برابر ذکر فرما رہی ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے:

﴿اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا. وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا۔﴾ (بنی اسرائیل: ۲۴۔۲۵)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ جب تمہارے والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں ہی بڑھاپے کو پہنچ جائیں ﴿فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ﴾ ان کو اُف تک نہیں کہنا۔ ﴿وَ لَا تَنْهَرْهُمَا﴾ اور ڈانٹنے کا تو سوال ہی کوئی نہیں۔ یہاں "ان کو ڈانٹنا نہیں" غلط ترجمہ ہو گا کیونکہ جب اُف نہیں کہنے دیا تو ڈانٹنے کا پھر کیا سوال ہے۔ تو محاورۃً اس کا ترجمہ یہ ہو گا "ان کو اُف تک نہیں کہنا۔ ڈانٹنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں"۔ ﴿وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا﴾۔ بلکہ ان سے تم تکریم کی بات کیا کرو۔ قولِ کریم کہتے ہیں بہت ہی ملاطفت اور نرمی اور احسان کا قول۔ اس لیے فرمایا کہ صرف منفی تعلیم نہیں ہے کہ تم نے اُف نہیں کہنا اور تمہارا حق ادا ہو گیا بلکہ جب بھی بات کرنی ہے نہایت عزت اور احترام کے ساتھ بات کرنی ہے۔

دوسری آیت میں ماں باپ سے ایسے سلوک کا ذکر فرمایا ہے جیسے کوئی پرندہ اپنے بچوں سے کرتا ہے۔ فرمایا ان دونوں پر اپنی عاجزی کے پر جھکا دو اور یہ دعا کیا کرو کہ اے میرے رب ان دونوں پر اسی طرح رحم فرما جس طرح بچپن میں انہوں نے میری تربیت کی تھی۔

اس آیت سے ایک زائد بات یہ بھی پتہ چلتی ہے کہ جن ماں باپ نے بچپن سے بچوں کے ساتھ نرمی کا سلوک نہ کیا ہو اور اچھی تربیت نہ کی ہو، ان کے بچے ان کے لیے یہ دعا کر ہی نہیں سکتے۔

ہمارے معاشرہ میں جہاں بعض خاندان اکٹھے رہتے ہیں اور غیر شادی شدہ بچوں کے علاوہ شادی شدہ بیٹے بھی اُسی گھر میں رہتے ہیں وہاں بعض ایسی بہوئیں بھی دیکھی جاتی ہیں جو اپنی ساسوں یعنی اپنے خاوند کی ماؤں کو سارا سارا دن کوستی رہتی ہیں۔ ایسے گھروں میں رہنے والے سب افراد کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ واقعتہً ساسوں کا قصور ہوتا ہے اور وہ اپنی بہوؤں پر ظلم کرتی ہیں یا اپنے بیٹوں کے پیار میں وہ جب اپنی بیوی کو سیر و تفریح پر لے جائیں اور واپس آنے میں دیر کر دیں تو ٹسوے بہانے لگتی ہیں کہ تم نے دیر کر کے مجھے طرح طرح کے توہمات اور اذیت میں مبتلا کر دیا ہے، معلوم ہوتا ہے تمہیں اپنی بیوی سے اپنی ماں کی نسبت زیادہ پیار ہے۔

مغربی ممالک میں عموماً اس کے برعکس صورت ملتی ہے۔ بیاہتا جوڑے اپنے ماں باپ کا خیال ہی دل سے نکال دیتے ہیں اور بعض تو تہواروں کے سوا گھروں میں جھانک کر بھی نہیں دیکھتے اور اگر کبھی بھولے سے آ بھی جائیں تو بوڑھے ماں باپ وارے وارے جاتے ہیں کہ تم نے ہم سے بہت پیار کا سلوک کیا ہے کہ ہماری خبر گیری کو آ گئے ہو۔ اس میں بہت سے استثناء بھی ہوں گے اور یقیناً ہیں بھی۔ لیکن اپنے ماں باپ سے غافل ہو جانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ بلکہ اگر ان دونوں میں سے کوئی زیادہ بیمار پڑ جائے تو اُس کی خبر گیری کرنے کی بجائے انہیں ہسپتالوں یا Old People's Home کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں۔ بعض دفعہ انتہائی بددل ماں یا باپ اپنی حالتِ زار کو دیکھ کر خودکشی کر لیتے ہیں۔

قرآن کریم نے محض ماں باپ کے حق ہی کی بات نہیں کی بلکہ جیسا کہ پہلے ذکر گزر چکا ہے نہایت عزت و احترام سے اور نرمی کا سلوک کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔

ایک اور آیت میں محض نصیحت ہی نہیں کی گئی ہے بلکہ وصیت کی گئی ہے۔ اور عربی میں نصیحت اور وصیت میں فرق یہ ہے کہ نصیحت تو عام طور پر اچھی بات سمجھانے کو کہتے ہیں لیکن وصیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہت تاکیدی حکم ہے جسے ٹالا نہیں جا سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا﴾ (الاحقاف آیت ۱۶) کہ ہم نے انسان کو بڑی قوی وصیت کی ہے جسے ٹالنے کا ہم اسے اختیار نہیں دیتے۔ کہ اپنے ماں باپ دونوں سے ہی احسان کا سلوک کرے۔ پھر یہ آیت باپ کے ذکر کو چھوڑ کر خصوصاً ماں کے ذکر کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ فرمایا ﴿حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا﴾۔ وہ یاد رکھے کہ اس کی ماں نے کس طرح اسے کتنی تکلیفیں اٹھا کر اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا۔ ﴿وَ وَضَعَتْهُ كُرْهًا﴾ اور جب اس کی ولادت ہوئی اور اس سے فارغ ہوئی وہ وقت بھی ماں کے لیے انتہائی تکلیف اور اذیت کا وقت تھا۔ ﴿وَ حَمْلُهٗ وَ فِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾۔ حمل کی مدت کے علاوہ اس کے دودھ پلانے کی مدت کا بھی ذکر فرما دیا جو ﴿ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا﴾ یعنی اڑھائی سال بنتی ہے۔ گویا نو مہینے تو پیٹ کے اندر اور بعد میں تقریباً دو سال بچوں کو دودھ پلا کر پالنا پڑتا ہے۔

جو شریف النفس بچے ہیں وہ اپنے بڑھاپے تک اپنی ماؤں کے یہ احسان نہیں بھلاتے۔ ماں کے توسط سے خدا تک پہنچا جا سکتا ہے۔ جو ماں کے حقوق ادا کرنے والا بچہ ہے وہ لازماً خدا کے حقوق بھی ادا کیا کرتا ہے اور جو ماں کے حقوق ادا نہیں کرتا وہ خدا کے حقوق بھی ادا نہیں کرتا۔ یہ دوسرا مضمون بھی خود آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا۔ چنانچہ رِحمی رشتوں کے حق ادا کرنے والوں کے لیے قرآن و حدیث میں بکثرت خوشخبریاں موجود ہیں۔ اور سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ جو رِحمی رشتوں کے حق ادا کرتا ہے وہ ربّ رحمان کا قرب پا لیتا ہے۔ اسی طرح جو ماں کے رِحمی رشتوں کو کاٹتا ہے وہ ربّ رحمان کے رشتوں سے بھی کاٹا جاتا ہے۔

عورت سے تمہارا آغاز ہوتا ہے جس طرح خدا سے کائنات کا آغاز ہوا ہے۔ تم رِحم میں اس طرح پل کر اپنے منتہیٰ کو پہنچتے ہو جس طرح خدا کی رحمانیت نے آغاز آفرینش سے ترقی دیتے ہوئے کائنات کو اس بلند و بالا مقام تک پہنچا دیا اور یہ دونوں رشتے ایسے ایک دوسرے سے منسلک ہو چکے ہیں کہ ایک کو کاٹو گے تو دوسرے سے بھی کاٹے جاؤ گے۔

پس مَیں آخر پر جماعت کو یہی نصیحت کرتا ہوں کہ رحمی رشتوں کی حفاظت پر مستعد ہو جائیں۔ مجھے بہت ہی افسوس سے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ابھی جماعت میں بہت سے ایسے افراد موجود ہیں جو بے دھڑک ہو کر رحمی رشتوں کو کاٹتے اور اُن کے حقوق غصب کرتے ہیں۔ وہ ذرا بھی نہیں سوچتے کہ وہ خود اپنی شہ رگ پر چھری پھیر رہے ہیں اور دنیا کی حرص میں مبتلا ہو کر ربِّ رحمٰن سے ہمیشہ کے لئے اپنا تعلق ختم کر لیتے ہیں حالانکہ انہوں نے خود آج نہیں تو کل ضرور اپنے ربّ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ کیا وہ یہ پسند کریں گے کہ ایسی حالت میں اُس کے حضور حاضر ہوں کہ اُن کا شمار اُن لوگوں میں ہو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اُن پر ربِّ رحمٰن کی نظر نہیں پڑے گی۔

پس اگر اللہ تعالیٰ سے رحم کی امید رکھتے ہو تو رحمی رشتوں کی حفاظت کرو۔ دنیا کے عارضی فوائد کے لئے رحمی حقوق کو قطع نہ کرو۔ خدا آپ کے ساتھ ہو اور جماعت کو ہمیشہ دنیا میں رحمی حقوق کے قائم کرنے کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ بنائے۔

ماہ فروری کے چند اہم واقعات

❁...... ۶ر فروری ۱۹۲۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا نکاح حضرت سیدہ امّ طاہرؓ سے ہوا۔

❁...... ۱۳ر فروری ۱۸۳۵ء: سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یوم ولادت ہے۔

❁...... ۱۶ر فروری ۱۹۲۳ء کو 'منارۃ المسیح' کی تکمیل ہوئی۔

❁...... ۱۸ر فروری ۱۹۲۲ء کو قادیان سے مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانیؓ مصر میں مشن قائم کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔

❁...... ۱۸ر فروری ۱۹۷۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جدید پریس کا سنگ بنیاد رکھا۔

❁...... ۱۹ر فروری ۱۹۲۱ء کو حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّرؓ نے سیرالیون میں احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی۔

❁...... ۲۲ر فروری ۱۹۵۴ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے دارالذکر لاہور کا سنگ بنیاد رکھا۔

❁...... ۲۵ر فروری ۱۹۵۷ء کو پیلاطوس ثانی جج ڈگلس کی وفات ہوئی۔

❁...... ۲۸ر فروری ۱۹۲۱ء کو حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّرؓ احمدیہ مشن قائم کرنے کے لئے غانا پہنچے۔

WWW.HARDWARE-KING.DE

ہر قسم کے کمپیوٹر Hardware ہم سے لیں اور اپنے Euro بچائیں

AMDXP,PENTIUM 4, EPOX, HP,ASUS,WINDOWS XP,

Mainboard ab 79,- Euro, 300W Gehause ab 44,-Euro

CD-Rohlinge 50 Stuck 17.49 Euro, Scrol Maus 4,50 Euro

Duron 800 mhz, 48x CD-Rom, 40 GB Festplatte, 128 RAM,

56 K Modem, Nezwerk karte, Nur 388,-Euro

Tel: 069/42602844 - 069/42602843 - 069/5072603

خطبہ جمعہ

جو صلہ رحمی کرے گا اس کے رزق میں اللہ تعالیٰ برکت عطا کرے گا

انسان اپنی کی ہوئی غلطیوں کی وجہ سے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔

حرام کھانے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ رزق میں وسعت اور برکت کے لئے آنحضرتؐ کی بعض دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۱۸؍ جنوری ۲۰۰۲ء بمطابق ۱۸؍ صلح ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله—

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم— بسم الله الرحمٰن الرحيم—

الحمدلله رب العٰلمين — الرحمٰن الرحيم — مٰلك يوم الدين — إياك نعبد و إياك نستعين —

اهدنا الصراط المستقيم — صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين—

اللہ تعالیٰ کی صفات رازق اور رزّاق سے متعلق جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے وہی اس خطبہ میں بھی ہو گا اور شاید اگلے خطبہ میں بھی یہی مضمون جاری رہے۔ پہلی آیت سورۃ الاعراف کی ۳۳ ویں آیت ہے جو میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں۔

﴿قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ. قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ . كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ﴾

تو پوچھ کہ اللہ کی (پیدا کردہ) زینت کس نے حرام کی ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے نکالی ہے۔ اور رزق میں سے پاکیزہ چیزیں بھی۔ تُو کہہ دے کہ یہ اس دنیا کی زندگی میں بھی ان کے لئے ہیں جو ایمان لائے (اور) قیامت کے دن تو خالصۃً (بلا شرکتِ غیرے صرف انہی کے لئے ہوں گی)۔ اسی طرح ہم نشانات کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

دوسری آیت سورۃ النحل کی ۷۳ ویں آیت ہے:۔ ﴿وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ. اَفَبِالْبَاطِلِ يُؤْمِنُوْنَ وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ.﴾ اور اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے تمہاری جنس میں سے ہی جوڑے پیدا کئے اور تمہیں تمہارے جوڑوں میں سے ہی بیٹے اور پوتے عطا کئے اور تمہیں پاکیزہ چیزوں میں سے رزق دیا۔ تو پھر کیا وہ باطل پر تو ایمان لائیں گے اور اللہ کی نعمتوں کا انکار کر دیں گے؟

اس سلسلہ میں حدیث ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ طیب ہے اور صرف طیب کو ہی قبول فرماتا ہے۔ اور یقیناً اللہ نے مومنین کو اسی بات کا حکم دیا ہے جس کا اُس نے رسولوں کو حکم دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے: "اے رسولو! طیبات میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ یقیناً مَیں اُسے جو کچھ تم کرتے ہو، خوب جانتا ہوں"۔ نیز فرماتا ہے: "اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے، اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ"۔ پھر آپؐ نے ایسے شخص کا ذکر فرمایا جو لمبا سفر کرتا ہے، جس کے بال خاک آلودہ اور پراگندہ ہوتے ہیں اور لباس وغیرہ حرام ہوتا ہے۔ غرضیکہ حرام ہی اس کی غذا ہوتی ہے۔ (اس کے ذکر کے بعد آپؐ نے فرمایا:) پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ (مسلم۔ کتاب الزکوٰۃ)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعالىٰ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ.

(ترمذی، کتاب الاحکام، باب ان الوالد یاخذ من مال ولدہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا سب سے طیب کھانا وہ ہے جو تم خود کما کر کھاؤ۔ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی میں شامل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں:۔

"حرمت کے چار قاعدے ہیں۔ ایک وہ حرام ہے جو انسان کی جان کو ہلاک کر دے مثلاً مردار۔ دوم وہ جو اخلاق میں شہوت و غضب کو بڑھائے مثلاً سور۔ سوم وہ جو طبعی قوتوں کو برباد کرے مثلاً لہو جس کی زہر تشنج، اِسترخاء پیدا کرتی ہے۔ جو قومیں مردار، خون، سور، غیر اللہ کے نام کا استعمال کرتی ہیں ان میں الٰہیات کے سمجھنے کی قوت نہیں رہتی۔ چہارم جو غیر اللہ سے تقرّب اور حاجت روائی کے لئے ذبح کیا جاوے اور یہ شرک ہے"۔ (حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۱۸۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"پاک چیزیں کھاؤ اور پاک عمل کرو۔ اس آیت میں حکم جسمانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے جس کے لئے ﴿كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ﴾ کا ارشاد ہے اور دوسرا حکم روحانی صلاحیت کے انتظام کے لئے ہے جس کے لئے ﴿وَاعْمَلُوْا صَالِحًا﴾ کا ارشاد ہے۔ اور ان دونوں کے مقابلہ سے ہمیں یہ دلیل ملتی ہے کہ بدکاروں کے لئے عالمِ آخرت کی سزا ضروری ہے کیونکہ جبکہ ہم دنیا میں جسمانی پاکیزگی کے قواعد کو ترک کر کے فی الفور کسی بلا میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یہ امر بھی یقینی ہے کہ اگر ہم روحانی پاکیزگی کے اصول کو ترک کریں گے تو اسی طرح موت کے بعد بھی کوئی عذاب مؤلم ضرور ہم پر وارد ہو گا جو وبا کی طرح ہمارے ہی اعمال کا نتیجہ ہو گا"۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۸)

اب سورۂ یونس کی آیت ۶۰:۔ ﴿قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّ حَلٰلاً . قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ﴾ تُو کہہ دے کیا تم غور نہیں کرتے کہ اللہ نے تمہارے لئے جو رزق اتارا ہے اس میں سے تم نے خود ہی حرام اور حلال بنا لئے ہیں۔ تُو (ان سے) پوچھ کہ کیا اللہ نے تمہیں (ان باتوں کی) اجازت دی ہے یا تم محض اللہ پر افترا باندھ رہے ہو۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: حرام اور حلال اشیاء واضح ہیں اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو لوگ مشتبہات سے بچتے رہتے ہیں وہ دین کو اور اپنی آبرو کو محفوظ کر لیتے ہیں اور جو شخص مشتبہات میں پڑتا ہے وہ حرام میں جا پھنستا ہے۔ ایسے شخص کی مثال بالکل اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ علاقے کے قریب قریب اپنے جانور چراتا ہے اور بالکل ممکن ہے کہ اس کے جانور اس علاقہ میں گھس جائیں۔ دیکھو ہر بادشاہ کا ایک ممنوعہ علاقہ ہوتا ہے جس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا ممنوعہ علاقہ اس کی طرف سے حرام کردہ اشیاء ہیں۔ اور سنو انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ اگر وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے اور اچھی طرح یاد رکھو کہ وہ ٹکڑا دل ہے۔ (بخاری، کتاب الایمان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف تو ﴿كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَات﴾ کی تعلیم دے اور یہ لوگ طیّب عمدہ چیز میں خاک

ڈال کر غیر طیّب بنادیں۔ اس قسم کے مذاہب اسلام کے بہت عرصہ بعد پیدا ہوئے ہیں یہ لوگ آنحضرت ﷺ پر اضافہ کرتے ہیں۔ ان کو اسلام سے اور قرآن کریم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ خود اپنی شریعت الگ قائم کرتے ہیں۔ میں اس کو سخت حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ ہمارے رسول اللہ ﷺ اُسوۂ حسنہ ہیں۔ ہماری بھلائی اور خوبی یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو آپؐ کے نقش قدم پر چلیں اور اس کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائیں"۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۱۳ صفحہ ۲ مورخہ ۱۰ /اپریل ۱۹۰۳ء)

سورۃ النحل آیت ۱۱۳:۔ ﴿وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ﴾۔ اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو بڑی پُرامن اور مطمئن تھی۔ اس کے پاس ہر طرف سے اس کا رزق بافراغت آتا تھا پھر اس (کے مکینوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اُنہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا ان کاموں کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

ابن ماجہ میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمر کو کوئی چیز نہیں بڑھاتی اور قضاء و قدر کو کوئی چیز نہیں ٹالتی مگر دعا۔ اور انسان اپنی ہی ہوئی غلطیوں کی وجہ سے رزق سے محروم کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب المقدمہ)

سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۲:۔ ﴿وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ. نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ. اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا﴾ (سورۃ بنی اسرائیل:۳۲)۔ اور اپنی اولاد کو کنگال ہونے کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ہی ہیں جو انہیں رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔ ان کو قتل کرنا یقیناً بہت بڑی خطا ہے۔

کنگال ہونے کے ڈر سے قتل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس قسم کی فیملی پلاننگ نہیں کرنی چاہئے جس میں خوف یہ ہو کہ بچے زیادہ ہونگے تو اس سے ہمارے رزق میں کمی آجائے گی۔ اصل میں غریب ملکوں کا علاج ہی زیادہ بچے ہیں۔ زیادہ بچے ہوں تو وہ مجبور ہو جاتے ہیں باہر دنیا میں سیر کرنے پر اور ہجرت کرنے پر اور بہت سی کمائی جو باہر کے ملکوں سے غریب ملکوں میں جاتی ہے وہ کثرت اولاد ہی کی وجہ سے ہے۔ پس دوسرا اس کا معنی یہ ہے کہ صحابہ بعض دفعہ فیملی پلاننگ کرلیا کرتے تھے مگر کثرت اولاد کے خطرہ سے نہیں کیا کرتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ رزق اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ تو فیملی پلاننگ اگر رزق کے ڈر سے نہ کی جائے تو اس کا گناہ نہیں ہے۔ اس کے جو طریقے رائج ہیں ان پر بے شک عمل کیا جائے لیکن رزق کی کمی کے ڈر سے فیملی پلاننگ بہر حال منع ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اُس کے رزق میں فراخی عطا ہو، اور اس کی عمر لمبی ہو تو اُسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری، کتاب البیوع)

اب یہ نیا نکتہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔ صلہ رحمی کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ بہت زیادہ کثرت سے مجھے شکایتیں ایسی ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ صلہ رحمی نہیں کی جارہی۔ کہیں ساس کا حق بہوویں ادا نہیں کررہی ہیں، کہیں بہوؤں کا حق ساسیں ادا نہیں کررہی ہیں۔ غرضیکہ صلہ رحمی کا فقدان جماعت میں ابھی تک جاری ہے اور یہ بات بھول جاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو صلہ رحمی کرے گا اس کے رزق میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے گا۔

KMAS TRAVEL

Service at your door step

☆......کیا آپ موسم گرما میں پاکستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟
☆......کیا آپ عین وقت پر پریشانی سے بچنا چاہتے ہیں؟
☆......کیا آپ نے اپنی نشست محفوظ کروالی ہے؟ اگر نہیں

تو اپنا پروگرام ترتیب دے کر آج ہی ہمیں فون کریں۔ بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں

ہماری ترقی کا راز　　آپ کا پرخلوص تعاون

KMAS TRAVEL-DARMSTADT

Phono: 06150-866391 - 0170-5534658 - Fax: 06150-866394

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اس قتل کے بڑے اسباب میں سے مُردوں کی بدچلنی بھی ہے۔ پھر مفلسی کا ڈر۔ جیسا کہ آجکل بعض لوگ کہتے ہیں کہ بہت اولاد نہیں چاہئے یہ موجب ہے ملک کے افلاس کا"۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۴/فروری ۱۹۱۰ء)

سورۃ طٰہٰ آیات ۱۳۲، ۱۳۳:۔ ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ. وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى. وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا. نَحْنُ نَرْزُقُكَ. وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾

اور اپنی آنکھیں اس عارضی متاع کی طرف نہ پسار جو ہم نے اُن میں سے بعض گروہوں کو دنیوی زندگی کی زینت کے طور پر عطا کی ہے تاکہ ہم اس میں ان کی آزمائش کریں۔ اور تیرے ربّ کا رزق بہت اچھا اور زیادہ باقی رہنے والا ہے۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ اور اس پر ہمیشہ قائم رہ۔ ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے۔ ہم ہی تو تجھے رزق عطا کرتے ہیں اور نیک انجام تقویٰ کا ہی ہوتا ہے۔

یہ آیت بالکل واضح ہے اور کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ امداد کے لئے عرض کیا تو آپؐ نے مجھے عنایت فرمایا۔ میں نے پھر درخواست کی تو آپؐ نے پھر مجھے عطا فرمایا۔ میں نے پھر سوال کیا تو آپؐ نے پھر مجھے عطا کیا لیکن ساتھ ہی ارشاد فرمایا یہ مال بہت مرغوب چیز ہے جو اسے دل کی بے نیازی سے لیتا ہے اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے مگر جو شخص اس کے حاصل کرنے میں حرص و لالچ سے کام لیتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں ڈالی جاتی۔ اور اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اس کی بھوک ختم نہیں ہوتی اور یاد رکھو اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے (یعنی عطا کرنے والا ہاتھ اس ہاتھ سے بہتر ہے جو حاصل کرتا ہے)۔ حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں میں نے (حضور کا یہ ارشاد سن کر) عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اس ذات کی قسم جس نے سچائی دے کر آپؐ کو بھیجا ہے آئندہ میں عمر بھر آپؐ کے سوا کسی سے کچھ نہیں لوں گا۔ چنانچہ (بعد میں) حضرت ابو بکرؓ حکیم بن حزامؓ کو بلایا کرتے تھے تاکہ وہ انہیں عطیہ دیں لیکن وہ اس کے لینے سے انکار کردیتے۔ پھر حضرت عمرؓ نے بھی ان کو بلا کر عطیہ دینا چاہا لیکن انہوں نے انکار کیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے مسلمانو! میں تم کو حکیم بن حزامؓ کے متعلق گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کے سامنے اس کا وہ حق پیش کیا ہے جو اس مالِ فَیْ میں سے خدا نے ان کے لئے مقرر فرمایا ہے اس نے لینے سے انکار کردیا۔ غرض حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کے بعد مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ لیا۔ (بخاری، کتاب الوصایا)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اعلیٰ درجہ کی خوشی خدا میں ملتی ہے جس سے پرے کوئی خوشی نہیں ہے۔ جنت پوشیدہ کو کہتے ہیں۔ جنت کو جنت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نعمتوں سے ڈھکی ہوئی ہے۔ اصل جنت خدا ہے جس کی طرف تردّد منسوب ہی نہیں ہوتا۔ اس لئے بہشت کے اعظم ترین انعامات میں ﴿رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ﴾ ہی رکھا ہے۔ انسان، انسان کی حیثیت سے کسی نہ کسی دکھ اور تردّد میں ہوتا ہے مگر جس قدر قُربِ الٰہی حاصل کرتا جاتا ہے اور ﴿تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ﴾ سے رنگین ہوتا جاتا ہے اسی قدر اصل سکھ اور آرام پاتا ہے۔ جس قدر قرب الٰہی ہو گا لازمی طور پر اسی قدر خدا کی نعمتوں سے حصہ لے گا اور رفع کے معنی اسی پر دلالت کرتے ہیں"۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۶ مورخہ ۱۷/فروری ۱۹۰۱ء صفحہ ۷)

سورۃ الحج آیت ۳۶:۔ ﴿الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ. وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾

ان لوگوں کو کہ جب اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے تو ان کے دل مرعوب ہو جاتے ہیں اور جو اس

تکلیف پر جو انہیں پہنچی ہو صبر کرنے والے ہیں اور نماز کو قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں کچھ کھانا لینے کے لئے بھیجا۔ جب مَیں حضورؐ کی خدمت میں پہنچا تو حضورؐ خطاب فرما رہے تھے۔ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو صبر کرتا ہے، اللہ اُسے صبر کی توفیق بخش دیتا ہے اور جو شخص استغناء اختیار کرتا ہے، اللہ اُسے مستغنی کر دیتا ہے اور جو شخص پاکدامنی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے پاکدامن بنا دیتا ہے۔ کسی انسان کو صبر سے بڑھ کر کبھی کوئی رزق نہیں دیا گیا جو اس کے لئے زیادہ وسعت کا موجب ہو۔

(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند المکثرین)

سنن ابن ماجہ میں حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل رشک مومن وہ ہے جس کے پاس نہ تو کوئی زیادہ مال ہو، نہ جتھہ ہو۔ نماز میں سے اُسے ایک حصہ ملا ہو، لوگوں کے درمیان گمنام رہتا ہو۔ اس کو کوئی اہمیت نہ دی جاتی ہو، رزق کے لحاظ سے بھی محض اس کی گزران ہی ہوتی ہو مگر وہ اس پر صبر کرنے والا ہو۔ اور پھر اُس کی وفات بھی جلد ہو جائے اور ترکہ بھی بہت کم چھوڑے اور اس پر رونے والے بھی تھوڑے ہوں۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الزھد)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"﴿ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾: یہ اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس جو اللہ نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کچھ دو۔ مال۔ طاقت۔ علم ہنر رَزَقْنٰهُمْ میں شامل ہے"۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱۶/جون ۱۹۱۰ء۔ حقائق الفرقان جلد۳ صفحہ ۱۴۹)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی یہاں یہ اعتراض کرے کہ ﴿مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ﴾ کیوں فرمایا، مِمَّا کے لفظ سے بخل کی بو آتی ہے۔......اصل بات یہ ہے کہ اس سے بخل ثابت نہیں ہوتا۔ قرآن شریف خدائے حکیم کا کلام ہے۔ حکمت کے معنے ہیں شے را بر محل داشتن۔ پس ﴿مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ﴾ میں اسی امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ محل اور موقع دیکھ کر خرچ کرو۔ جہاں تھوڑا خرچ کرنے کی ضرورت ہے وہاں تھوڑا خرچ کرو اور جہاں بہت خرچ کرنے کی ضرورت ہے وہاں بہت خرچ کرو۔...... پس یہی حکمت ہے ﴿مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ میں۔ ہر ایک مومن اپنے نفس کا مجتہد ہوتا ہے۔ وہ محل اور موقع کی شناخت کرے اور جس قدر مناسب ہو خرچ کرے۔"

(الحکم۔ جلد ۵ نمبر ۱۴۔ بتاریخ ۱۷/اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۱)

﴿وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْآ اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا. وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾(سورۃ الحج:۵۹)

اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی پھر وہ قتل کئے گئے یا طبعی موت مر گئے اللہ ان کو یقیناً رزقِ حسن عطا کرے گا اور یقیناً اللہ ہی ہے جو رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

اور یاد رکھو کہ دنیا میں یہ ہمارا ملاحظہ ہے کہ جو اللہ کی خاطر ہجرت کرتے ہیں ان کے رزق میں بہت برکت دی جاتی ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: سب اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے۔ پس جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو گی۔ لیکن جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت کی غرض خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی یہی سمجھی جائے گی۔ (بخاری، کتاب الایمان)

آجکل بہت سے احمدی ہجرت کر رہے ہیں وہ اس بات پر متنبہ رہیں کہ بہت سے آدمی مال کی خاطر ہجرت کرتے ہیں اور بعض شادی کی خاطر اور بعض مجھے لکھتے ہیں کہ ہمارے بچے کی ہجرت کروائیں اور اس کی وہاں شادی کروادیں۔ تو یہ سب فضول اور لغو باتیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سختی سے ان کے خلاف تنبیہ کی ہے۔

سورۃ المومنون آیت ۷۳:۔ ﴿اَمْ تَسْئَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ. وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾۔ کیا تو ان سے کوئی اُجرت طلب کرتا ہے۔ پس (وہ یاد رکھیں کہ) تیرے ربّ کی عطا بہت بہتر ہے اور وہ رزق دینے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"صحابہ کرامؓ کے لئے ایک جنت تو رسول اکرم ﷺ کی صحبت تھی کہ وہ معاصی اور ان کے بد نتائج سے بچ کر نیکیوں سے لطف اٹھاتے تھے۔........ایک بہشت اللہ پر بھروسہ اور ایمان کا ہے جو مصائب میں بھی آرام بخشتا ہے۔ پھر صحابہؓ کے لئے مدینہ منورہ ایک بہشت تھا۔ پھر مکہ کی فتح اور دوسری فتوحات مثل عراق، عجم، شام، مصر اور وہ ممالک جن کی نسبت موسیٰؑ نے اپنی قوم کو وعدہ دیا کہ وہاں دودھ اور شہد کی ندیاں بہتی ہیں۔ ایک بہشت قرآن اور اس کے حجج قاطعہ و براہین ساطعہ ہیں جس کے ذریعے تمام مذاہب پر فتح پاکر مظفر و منصور ہو کر شادکام رہتا ہے"۔

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ ۳۵۸، ۳۵۹)

تو یہ جنت کی مختلف قسمیں ہیں۔ یہ ساری بیان فرمادی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بہشت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ﴿عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ﴾ یہ ایک ایسی نعمت ہے جس کا انقطاع نہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو بہشت کے درمیان بھی مومنوں کو کھٹکا رہتا کہ کہیں نکالے نہ جاویں۔ لیکن برخلاف اس کے دوزخ کے متعلق ایسا نہیں، بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ سب دوزخ سے نکل چکے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کا تقاضا بھی یہی ہے۔ آخر انسان خدا کی مخلوق ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی کمزوریوں کو دور کر دے گا اور اس کو رفتہ رفتہ دوزخ کے عذاب سے نجات بخشے گا"۔ (بدر جلد نمبر ۱۳ مورخہ ۲/اپریل ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

ایک حضرت امّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز فجر کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ عَمَلًا مُتَقَبَّلًا وَ رِزْقًا طَيِّبًا۔ یعنی اے میرے اللہ! مَیں تجھ سے نفع بخش علم اور مقبول عمل اور پاکیزہ رزق کا طلبگار ہوں۔

ایک دوسری روایت میں "رِزْقًا وَاسِعًا یعنی وسیع رزق" کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند الانصار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: "یا رسول اللہ! مَیں نے آپؐ کی دعا جو آپؐ رات کو کرتے ہیں، سنی ہے۔ اُس میں سے جو مجھ تک پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ یہ دعا کرتے ہیں: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَ وَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ۔ یعنی اے اللہ! مجھے میرے گناہ بخش دے، اور میرے گھر میں میرے لئے وسعت پیدا کر دے اور جو کچھ تُو نے مجھے رزق دیا ہے، اُس میں میرے لئے برکت رکھ دے۔

دعا سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تیرے نزدیک ان دعائیہ کلمات نے کچھ بھی باقی چھوڑا ہے؟ (جو تجھے مانگنا چاہئے تھا اور اس میں شامل نہیں۔) (ترمذی۔ کتاب الدعوات)

عبداللہ بن بُسر جو قبیلہ بنو سُلیم کے ایک فرد تھے، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے والد کے پاس آئے اور ان کے پاس قیام کیا۔ تو میرے والد نے آنحضور ﷺ کی خدمت میں کھانے کے لئے حَیس (کھجور، ستو اور گھی سے تیار شدہ کھانا) پیش کیا، پھر انہوں نے آپؐ کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا جو آپ ﷺ نے نوش فرمایا اور باقی ایک شخص کو جو آپؐ کے دائیں جانب بیٹھا تھا،

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر۔ پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواھشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ھیں

آج ھی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

دیدیا۔ پھر آنحضور ﷺ نے کھجوریں کھائیں اور کھاتے وقت آپؐ اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کی پشت پر گٹھلیاں رکھتے جاتے تھے۔ پھر جب آنحضور ﷺ کھڑے ہوئے تو میرے ابّا بھی کھڑے ہوئے اور میرے ابّا نے آپؐ کی سواری کی لگام تھامی اور آنحضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی: "اُدْعُ اللّٰہَ لِیْ" میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔ یعنی اے اللہ جو رزق تُو نے انہیں عطا کیا ہے، اُسے ان کے لئے بابرکت کردے اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الاشربہ۔ باب فی النفخ فی الشراب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ کوئی کھانا کھلائے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ دعا کرے: اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَارْزُقْنَا خَیْرًا مِّنْہُ۔ یعنی اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت ڈال اور ہمیں اس سے بہتر رزق عطا فرما۔

اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ ۔ فَاِنِّیْ لَا اَعْلَمُ مَا یُجْزِیْ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اِلَّا اللَّبَن. یعنی اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت ڈال اور ہمیں اس میں سے مزید عطا فرما کیونکہ دودھ کے علاوہ مجھے کسی ایسے کھانے یا مشروب کا علم نہیں جو مکمل غذا ہو۔ (ابن ماجه، كتاب الأطعمه)

اب آجکل کے اطباء نے بھی بہت تحقیق کے بعد یہ بات نکالی ہے کہ دودھ سے زیادہ مکمل غذا کوئی نہیں۔ ایک تو ظاہری بات ہے کہ بچہ صرف دودھ پیتا ہے اس کے دانت بھی بنتے ہیں۔ اس کا دماغ بھی بنتا ہے اس کے جسم کے دوسرے ٹکڑے جگر، گردے ہر چیز اسی دودھ سے پیدا ہو رہی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی خاص شان ہے کہ دودھ ایک مکمل غذا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کو مکمل غذا قرار دیا ہے۔ آجکل سائنسدان کہتے ہیں کہ جنہوں نے بچپن میں ماں کا دودھ پیا ہو اس سے بہتر ان کے لئے کوئی غذا نہیں ہو سکتی۔ ہر قسم کی اس میں دفاعی طاقتیں بھی پیدا ہو جاتی ہیں جو ماں کے دودھ میں ہیں۔ پس دودھ ایک مکمل غذا ہے جس کے ذریعہ انسان کو بہت سا رزق عطا کیا جاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے قرآن کریم میں سے کچھ یاد نہیں رہتا، مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو میرے لئے اس کا متبادل ہو سکے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلَّا ھُو وَاللّٰہُ اَکْبَر وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

یعنی اے اللہ! تُو پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہی ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ بہت بڑا ہے، کوئی حیلہ اور چارہ نہیں اور کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کے فضل کے ساتھ۔ اس پر اُس شخص نے عرض کیا کہ یہ کلمات تو اللہ عزّوجل کے لئے ہوئے، میرے لئے کیا ہے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اپنے لئے) یہ دعا کیا کر: "اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ" یعنی اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور مجھے رزق عطا کر اور مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے ہدایت دے۔

(ابوداؤد۔ کتاب الصّلاۃ۔ بابُ مَایُجزِیءُ الْاُمِّیَّ وَالْاَعْجَمِیَّ مِنَ الْقِرَاءَۃ)

ایک حدیث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَخْرُجُ مِنْ بَیْتِہٖ یُرِیْدُ سَفَرًا اَوْ غَیْرَہٗ فَقَالَ حِیْنَ یَخْرُجُ بِسْمِ اللّٰہِ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ اعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ . لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِلَّا رُزِقَ خَیْرَ ذٰلِکَ الْمَخْرَجِ وَ صُرِفَ عَنْہُ شَرَّ ذٰلِکَ الْمَخْرَجِ.

اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مسلمان جو اپنے گھر سے سفر یا کسی اَور غرض سے نکلتا ہے اور نکلتے وقت یہ دعا کرتا ہے: اس دعا کا ترجمہ ہے: اللہ کے نام کے ساتھ، مَیں اللہ پر ایمان لاتا ہوں، اُسی پر ہی توکّل کرتا ہوں، کوئی حیلہ اور چارہ نہیں اور کوئی قوّت نہیں مگر اللہ کے فضل کے ساتھ، تو لازماً اس سفر کی خیر و برکت اُسے عطا کی جاتی ہے اور اس سفر کے خطرات اُس سے دُور کر دئے جاتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل۔ مسند العشرة المبشرين بالجنّة)

اب اس مختصر خطبہ کے بعد میں اس کو یہاں ختم کرتا ہوں۔ بہت ساری تفسیری لمبی روایتیں میں نے نکال دی تھیں اور اگلے خطبہ کے لئے بھی ابھی مضمون باقی ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ تنکوڈوگو ریجن (بورکینا فاسو) کے

پہلے ریجنل اجتماع کا شاندار انعقاد

مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات۔ نیشنل اجتماع میں شمولیت کے لئے

اس ریجن کے ۱۱۷ خدام نے ۲۴۰ کلومیٹر کا سفر سائیکلوں پر طے کیا۔

سات خدام کا ایک وفد ۱۹۰ کلومیٹر کا پیدل سفر کر کے اجتماع میں حاضر ہوا

(رپورٹ: ظفر اقبال ساهی ۔مبلغ سلسله)

مجلس خدام الاحمدیہ تنکوڈوگو ریجن کا پہلا ریجنل اجتماع ۲۵/۲۶؍ستمبر کو جماعت احمدیہ باڈو کی مسجد اور ملحقہ گراؤنڈ میں منعقد ہوا۔ اجتماع کی تیاری کے سلسلہ میں ریجنل عاملہ کے دو اجلاس احمدیہ مشن ہاؤس تنکوڈوگو میں منعقد ہوئے جن کی قیادت ریجنل قائد مکرم عبدالرحمٰن ذکاء صاحب نے کی۔

پہلے روز کی کارروائی

۲۵؍ستمبر کو اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو لوکل مشنری مکرم ودراگو یوسف صاحب نے پڑھائی۔ اس کے بعد درس حدیث مکرم زبیرہ آدم صاحب نے دیا۔

صبح نو بجے باقاعدہ افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت کلام پاک خوش الحانی سے مکرم دیاؤ حسینی صاحب نے کی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ باڈو کے اطفال نے رسول کریم ﷺ کی مدح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ:

"یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانٖ"

پیش کیا۔

اس کے بعد صدر مجلس جناب ابو بکر صاحب صدر جماعت احمدیہ لال گائی نے افتتاحی تقریر کی جس میں انہوں نے خدام کو نظم و ضبط قائم رکھنے اور جماعت کی اعلیٰ روایات کو پیش نظر رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز کھیل کے میدان میں آپس میں پیار محبت اور اخوت کو قائم رکھتے ہوئے مقابلہ کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب نے افتتاحی دعا کروائی۔

جماعت احمدیہ باڈو کے خدام اور تنکوڈوگو شہر کے خدام کے درمیان ایک فٹبال کا نمائشی میچ ہوا جو تنکوڈوگو نے دو کے مقابلہ میں تین گول سے جیت لیا۔

اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا اور نماز ظہر و عصر کے بعد شام تک ورزشی مقابلہ جات جاری رہے۔ ورزشی مقابلہ جات میں فٹبال، رسہ کشی کلائی پکڑنا، نشانہ غلیل، دوڑ ۱۰۰ میٹر، دوڑ ۴۰۰ میٹر، تین ٹانگوں کی دوڑ شامل ہیں۔ نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں خاکسار نے خدام کے سوالوں کے جواب دئے۔

دوسرے روز کی کارروائی

دوسرے دن کی کارروائی نماز تہجد سے ہوئی جو خاکسار نے پڑھائی اس کے بعد درس حدیث دیا۔ نماز فجر کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں تقاریر، اذان، تلاوت، مقابلہ معلومات بسلسلہ حیات النبی ﷺ اور سیرت حضرت مسیح موعودؑ، تقریر فی البدیہہ اور پیغام رسانی شامل تھے۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات کے فائنل میچ ہوئے اور نماز ظہر و عصر کے بعد اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں خاکسار نے سب احباب کا شکریہ ادا کیا نیز خدام کو بتایا کہ اجتماع کے سلسلہ میں جماعت کی روایات کیا ہیں اور خدام الاحمدیہ کا جماعت میں کیا کردار ہے۔ خاکسار کو اختتامی دعا کروانے کی توفیق ملی اور اس طرح یہ پہلا ریجنل اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اس اجتماع میں کل حاضری تین صد پچاس تھی جن میں ۲۸۰ خدام تھے۔ اس پہلے اجتماع میں خدام میں بے حد جوش و خروش نظر آ رہا تھا۔ اختتامی دعا کے بعد تقریباً پندرہ منٹ تک خدام نعرہ تکبیر، اللہ اکبر اور احمدیت زندہ باد، خلافت احمدیہ زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ اس ریجنل اجتماع میں خاکسار نے خدام سے درخواست کی کہ بورکینا فاسو کے نیشنل اجتماع میں ہم سب سائیکلوں پر سفر کر کے شامل ہونگے۔ چنانچہ ۱۲۰ خدام نے تو یہ اعلان سنتے ہی اپنے نام پیش کردئے کہ وہ سائیکلوں پر نیشنل اجتماع بورکینا فاسو میں شامل ہونگے۔

نیشنل اجتماع میں شمولیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۱۷ خدام سائیکلوں پر ۲۴۰ کلومیٹر کا سفر طے کر کے نیشنل اجتماع بورکینا فاسو میں شامل ہوئے۔ سب خدام نے سفید رنگ کی شرٹیں پہن رکھی تھیں جس پر فرنچ زبان میں "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" اور "دوسرا سالانہ اجتماع بورکینا فاسو" اور کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔ یہ خدام نعرہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گاتے ہوئے دو روز میں بورکینا فاسو کے دارالحکومت واگاڈوگو پہنچے۔ اس کے علاوہ سات خدام ۱۹۰ کلومیٹر کا پیدل سفر طے کر کے چار روز میں واگاڈوگو پہنچے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان سب خدام کو حقیقی طور پر اسلام کے خادم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

زندہ قوموں کی یہ علامت ہوا کرتی ہے کہ ان کے نوجوان اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنے بڑوں کے قائم مقام بن جائیں۔

(حضرت مصلح موعود رضی الله تعالیٰ عنه)

مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے

۱۸ ویں سالانہ اجتماع کا انعقاد

سڈنی، ایڈیلیڈ، برزبین، میلبورن اور کینبرا کے خدام اور اطفال کی شرکت

(رپورٹ: ثاقب محمود عاطف۔ ناظم اعلیٰ اجتماع)

محض خداتعالیٰ کے فضل واحسان سے مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کا ۱۸واں سالانہ اجتماع اپنی اعلیٰ دینی روایات کے مطابق مورخہ ۲۹ر اور ۳۰ر ستمبر ۲۰۰۱ء کو مسجد بیت الھدیٰ سڈنی میں منعقد ہوا۔ خدام اور اطفال کے اس سالانہ اجتماع میں سڈنی کی مجالس کے علاوہ ایڈیلیڈ، برزبین، میلبورن اور کینبرا کے خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ حسب سابق اس سال بھی اجتماع کے متعلقہ امور کو بخوبی سرانجام دینے کے لئے بیس مختلف شعبہ جات بنائے گئے۔ ہر شعبہ کے ناظم کے ساتھ معاونین کی بڑی تعداد نے دن رات نہایت محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ اجتماع میں شرکت کے لئے مہمانوں کی آمد اجتماع سے چند دن قبل شروع ہو گئی تھی۔ اجتماع سے پہلے، دوران اور بعد میں بھی لنگر خانہ حضرت مسیح موعودؑ سے مہمانوں کی تواضع کی جاتی رہی۔ اجتماع کی کامیابی کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کی غرض سے خط لکھا گیا۔

۲۸ر ستمبر بروز جمعۃ المبارک نمازِ مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجتماع کے دنوں میں نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی اس کے علاوہ درس قرآن وحدیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

پرچم کشائی

مورخہ ۲۹ر ستمبر کو صبح ۹ بجے پرچم کشائی کی پُروقار تقریب منعقد ہوئی۔ پچھلے چند سالوں سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ جس مجلس کی نمائندگی سب سے زیادہ ہو اس کی حوصلہ افزائی کے لئے وہاں کے قائد مجلس کو آسٹریلیا کا قومی پرچم لہرانے کا اعزاز دیا جاتا ہے۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا جبکہ آسٹریلیا کا پرچم محترم رانا منور احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا نے لہرایا۔ پرچم کشائی کے بعد محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے دعا کروائی، دعا کے بعد مکرم سید فواض احمد صاحب نے نظم "خدام احمدیت" پیش کی اور اطفال کے ایک گروپ نے آسٹریلیا کا قومی ترانہ پیش کیا۔

افتتاحی تقریب

اجتماع کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز صبح ساڑھے نو بجے مسجد بیت الھدیٰ کے بالائی ہال میں ہوا۔ مکرم مبشر احمد جاوید صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی، تلاوت کے بعد صدر خدام الاحمدیہ آسٹریلیا نے خدام کا عہد دہرایا مکرم محمد شفیق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام پیش کیا جس کے بعد محترم صدر صاحب نے خدام اور اطفال سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد اطفال کے جسمانی مقابلہ جات شروع ہوئے جن میں ۵۰ میٹر دوڑ، تین ٹانگ دوڑ، لانگ جمپ اور رسہ کشی وغیرہ شامل تھے۔ ساتھ ہی خدام الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ جن میں تلاوت، حفظِ قرآن اور تقریر کے مقابلہ جات شامل تھے۔ نمازِ ظہر وعصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد اطفال الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں تلاوت، اذان، حفظِ قرآن اور تقاریر کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ دوسری طرف خدام کے ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں لانگ جمپ، گولہ پھینکنے اور رسہ کشی شامل تھے۔ رسہ کشی کے مقابلہ جات میں جوش وخروش دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ خدام کی کثیر تعداد نے یہ مقابلہ جات دیکھے۔ یہ مقابلہ جات مسجد کے ساتھ ملحقہ گراؤنڈ میں منعقد ہوئے۔ اس کے بعد خدام فٹ بال کے میچ کے لئے دوسری گراؤنڈ میں گئے۔ جہاں ۱۰۰ میٹر دوڑ اور دوڑ تین ٹانگ کے مقابلہ کے علاوہ فٹ بال کے میچز کھیلے گئے۔ اندھیرا ہو جانے کے باعث فٹ بال کے میچز فلڈ لائٹ (Flood Light) کی روشنی میں مکمل کئے گئے۔ نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے وقفہ کے بعد دینی معلومات اور بیت بازی کے دلچسپ مقابلہ جات شروع ہوئے۔ خدام کی ایک کثیر تعداد نے یہ مقابلہ جات دیکھے اور سنے۔ محترم امیر صاحب نے ازراہ شفقت اجتماع کی تمام کارروائی میں شرکت فرمائی اور دینی معلومات کے مقابلہ جات میں بھی رات گئے تک تشریف فرما رہے اور خدام کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ اجتماع کے دوسرے دن نماز تہجد اور فجر کی ادائیگی کے بعد والی بال کے میچز شروع ہوئے جو کہ صبح ۸ بجے تک جاری رہے۔

دوسرا اجلاس

مورخہ ۳۰ر ستمبر صبح ۸:۳۰ بجے خاکسار کی صدارت میں دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ مکرم رانا اعجاز احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی جس کے بعد نظم خوانی کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔ نظم کے مقابلہ کے بعد محترم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں قربِ الٰہی کے ذرائع بتائے اور ان میں دو کا تفصیل سے ذکر فرمایا جن میں قیامِ نماز اور تلاوت قرآن کریم شامل ہیں۔ اپنے خطاب میں قرآن وحدیث کے علاوہ آپ نے صحابہ رسول ﷺ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نمازوں اور تلاوت قرآن کے دلکش واقعات بیان فرمائے۔ محترم مولانا محمود احمد صاحب شاہد نے خدام کو بعض انتظامی امور کے متعلق نصیحت فرمائی۔ دوسری طرف اطفال کے اجتماع گاہ میں ان کا علیحدہ اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن اور نظم کے بعد مکرم منیر احمد صاحب مربی اطفال نے اطفال سے خطاب فرمایا۔ اور اطفال کے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ آج کے دن خدام الاحمدیہ کے کرکٹ کے میچز ہوئے۔

اختتامی تقریب

مورخہ ۳۰ر ستمبر ۲۰۰۱ء سہ پہر ۴ بجے اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں بلیک ٹاؤن کونسل کے ڈپٹی میئر نے شرکت کی۔ اختتامی تقریب کا آغاز مکرم بشیر احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور صدارت محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے کی۔ جس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے خدام کا عہد دہرایا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منظوم پاکیزہ کلام "بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے" خاکسار (ثاقب محمود عاطف) نے پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم صدر مجلس نے مجلس کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ جس کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ ڈپٹی میئر نے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ اس سال کارکردگی کے لحاظ سے مجلس ایڈیلیڈ اول قرار پائی، لہٰذا اس مجلس کو علمِ انعامی کا حقدار ٹھہرایا گیا۔ تقسیم انعامات کے بعد ڈپٹی میئر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کی خدمات کو سراہا۔ آخر پر محترم امیر صاحب نے خدام اور اطفال سے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں سب مہمانوں کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور اجتماع کے جملہ انتظامات کی تعریف فرمائی۔ آپ نے اپنے خطاب میں شامل ہونے والوں کے لئے دعائیں بھی کیں اور ان کو سفر کے متعلق ہدایات سے بھی نوازا۔ جس کے بعد محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور یہ بابرکت محفل اپنے اختتام کو پہنچی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲ر فروری بروز ہفتہ قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ امتہ العزیز صاحبہ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ آپ نے ۳۱ر جنوری ۲۰۰۲ء کو وفات پائی۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ ایک مخلص، نیک طبیعت خاتون تھیں۔ آپ مکرم مظفر احمد صاحب راجپوت کی خوشدامنہ تھیں۔

اس کے ساتھ ہی حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(۱)...... **مکرم چوہدری ناصر محمد سیال صاحب۔**

آپ ۱۹ر نومبر ۲۰۰۱ء کو بعمر ۷۰ سال امریکہ میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کے صاحبزادے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے داماد اور محترمہ صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ کے خاوند تھے۔

آپ واقف زندگی تھے اور فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں سالہا سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ آپ انتہائی شریف النفس، پاکیزہ، نیک مزاج کے فرشتہ سیرت انسان تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا ظاہر محمد مصطفیٰ صاحب اور تین بیٹیاں بی بی یاسمین احمد صاحبہ، بی بی سعدیہ احمد صاحبہ اور بی بی صوفیہ احمد صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

(۲)...... **محترم ڈاکٹر عبدالمالک شمیم صاحب** مورخہ ۱۴ر دسمبر ۲۰۰۱ء بروز جمعہ میری لینڈ سٹیٹ (امریکہ) میں ٹریفک کے ایک حادثہ میں وفات پاگئے اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم مولوی عبدالباقی صاحب مرحوم سابق مینیجر جیننگ فیکٹری کنری کے صاحبزادے اور محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی امتہ الرشید صاحبہ کے داماد تھے۔ آپ ایک ماہر سرجن اور گائناکالوجسٹ تھے۔ نہایت منکسر المزاج مخلص فدائی اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے وجود تھے۔ پسماندگان میں بیگم محترمہ صاحبزادی امتہ النور (نوشی صاحبہ) کے علاوہ دو بیٹیاں پیچھے چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب مرحومین اور اسی طرح جماعت کے دوسرے سب مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقامات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حافظ وناصر ہو۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

بیت الرحیم ہاسلٹ (بلجیم) کی مسجد اور مشن ہاؤس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ورود مسعود اور جماعت کے نئے مرکز کا بابرکت افتتاح

(رپورٹ: عبدالسلام عارف۔ جنرل سیکرٹری ھاسلٹ۔ بلجیم)

احمدیت کے وسیع و عریض گلستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز بروز مساجد اور مشن ہاؤسز کی صورت میں نئے پھولوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ انہی پھولوں میں ایک تازہ پھول حال ہی میں ہاسلٹ (بلجیم) میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔

بلجیم میں ہاسلٹ کے مقام پر مسجد اور مشن ہاؤس۔ جس کا افتتاح حضور انور ایدہ اللہ نے اگست ۲۰۰۱ء میں فرمایا

ہاسلٹ شہر بلجیم کے وسط میں واقع صوبہ لمبرگ کا دارالخلافہ ہے اور اس کا شمار بلجیم کے چند خوبصورت شہروں میں ہوتا ہے۔ یہاں پر جماعت کا قیام ۱۹۹۱ء میں ہوا اور جماعت ہاسلٹ بلجیم کی اولین جماعتوں میں سے ہے جو بتدریج ترقی پذیر ہے۔ گزشتہ کئی سالوں سے یہاں مردوں کے لئے تو ایک چھوٹی سی جگہ نمازیں اور جمعہ وغیرہ کی ادائیگی کے لئے میسر تھی مگر لجنہ اس سہولت سے محروم تھی۔ ادھر جماعت کی تعداد میں بھی روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ چنانچہ ان حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے ۱۹۹۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی خدمت میں ہاسلٹ کے لئے مشن ہاؤس خریدنے کی اجازت کی درخواست کی گئی جسے حضور انور ایدہ اللہ نے کمال شفقت سے منظور فرمایا۔

اس سلسلہ میں مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بلجیم متعدد بار ہاسلٹ تشریف لائے اور مکرم محمود احمد خان صاحب صدر جماعت ہاسلٹ کے ساتھ مل کر متعدد مکانوں کا معائنہ کیا۔ آخر ایک لمبے انتظار کے بعد اور تقریباً پچاس سے زائد عمارتیں دیکھنے کے بعد مکرم خالد سیف اللہ صاحب کی نشاندہی پر ایک عمارت جس کی قیمت چار ملین بلجیم فرانک تھی، پسند کی گئی اور مقامی عہدیداروں کے مشورہ سے اس کو خرید لیا گیا۔ یہ عمارت ہاسلٹ شہر کے ایک خوبصورت محلّہ کورنگن (Kuringen) میں واقع ہے۔ اور بس سٹاپ عین اس بلڈنگ کے سامنے ہے۔ یاد رہے کہ ہاسلٹ بلجیم کا واحد شہر ہے جہاں لوکل ٹرانسپورٹ مفت ہے۔ کیونکہ اس طرح گاڑیوں کا استعمال کم ہوتا ہے اور شہر میں Pollution کم ہوتی ہے۔

مشن ہاؤس خریدنے کے بعد اسے جماعتی ضروریات کے مطابق ڈھالنے کے لئے ایک لمبے وقار عمل کی ضرورت تھی اور یہ کام تقریباً اڑھائی ماہ جاری رہا۔ وقار عمل میں تقریباً تمام مقامی اطفال، خدام اور انصار نے انتھک محنت کی جن میں مکرم مبارک احمد صاحب، ظہور الٰہی صاحب، ظہور احمد خان صاحب، محمود احمد خان صاحب، عمر بھٹی صاحب، محمد اکرم صاحب، بلال احمد صاحب، ہمایوں مقصود صاحب، حنیف احمد صاحب اور وسیم احمد صاحب جنجوعہ قابل ذکر ہیں۔ مکرم مبارک احمد صاحب کی ٹیکنیکل مہارت نے خاص طور پر مشن ہاؤس کو لاکھوں فرانک کا فائدہ پہنچایا، اللہ انہیں جزائے خیر دے۔

تکمیل کے بعد مشن ہاؤس کا نقشہ کچھ یوں ہے۔ مین گیٹ سے اندر آکر ایک چھوٹا سا کمرہ ہے جس میں جوتے اتار کر رکھنے اور کوٹ ٹانگنے کی سہولت موجود ہے۔ اس سے آگے دائیں ہاتھ پر مسجد ہے اور بائیں ہاتھ پر گیسٹ روم ہے۔ اس کے بعد تبلیغ روم، کچن، ٹائلٹ اور وضو وغیرہ کے لئے جگہ ہے۔ عقب میں ایک وسیع و عریض سرسبز باغیچہ ہے۔ پھر پہلی منزل پر جماعت کے دفاتر اور لائبریری، ایم ٹی اے روم اور مہمانوں کے ٹھہرنے کے لئے ایک کمرہ ہے۔ دوسری منزل پر لجنہ کے لئے مسجد، ایک چھوٹا کچن اور وضو وغیرہ کے لئے جگہ تعمیر کی گئی ہے۔ اس عمارت کا رقبہ ۵۶۰ مربع میٹر ہے اور ایک تہائی حصہ پر عمارت تعمیر ہے۔

مشن ہاؤس کے مکمل ہونے کے بعد اس کے افتتاح کے لئے حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں گزارش کی گئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت جرمنی کے انٹرنیشنل جلسہ کے لئے جاتے ہوئے ہاسلٹ میں تشریف آوری منظور فرمائی۔ جب ہاسلٹ جماعت کو اس کی اطلاع دی گئی تو جماعت میں جوش و جذبہ کی ایک نئی لہر دوڑ گئی اور جماعت اپنی خوش قسمتی پر نازاں حضور انور کے استقبال کی تیاریوں میں مشغول ہو گئی۔ گو وقار عمل ایک دفعہ ختم ہو گیا تھا لیکن پھر تمام کام کا جائزہ لیا گیا اور بعض کمیوں کو دور کیا گیا تاکہ مقام خلافت کے شایان شان استقبال کیا جاسکے۔

اس دوران حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں اس مشن ہاؤس کا نام رکھنے کی درخواست کی گئی تو حضور انور نے ازراہ شفقت اس کا نام "بیت الرحیم" تجویز فرمایا۔

حضور انور مورخہ ۱۸/اگست ۲۰۰۱ء کو برسلز مشن ہاؤس بیت السلام میں رونق افروز ہوئے اور ایک رات قیام فرمایا۔ اگلے روز ساڑھے بارہ بجے برسلز سے ہاسلٹ کے لئے روانہ ہوئے اور تقریباً ڈیڑھ بجے بعد دوپہر آپ اپنے قافلہ اور امیر صاحب بلجیم کے ہمراہ بیت الرحیم پہنچے۔ وہاں آپ کو خوش آمدید کہنے کے لئے مکرم مولانا نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ بلجیم، مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جرمنی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ موجود تھے۔ نیز بلجیم کی تمام جماعتوں کے صدران اور ہاسلٹ کے تمام احباب بھی موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے ظہر و عصر کی نمازیں پڑھائیں اور نماز کے بعد کچھ وقت کے لئے احباب سے باتیں کیں۔ اس کے بعد دوپہر کا کھانا کھایا گیا۔

اسی دوران صدر صاحب ہاسلٹ کی درخواست پر حضور انور نے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے مندرجہ ذیل تحریر لکھوائی۔ تحریر کے نیچے حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے دستخط فرمائے اور تاریخ لکھی۔

"بیت الرحیم ہاسلٹ جماعت کی مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ مَیں آج ۱۹/اگست ۲۰۰۱ء کو اللہ کے فضل اور رحم سے اس کا باقاعدہ افتتاح کر رہا ہوں۔ اللہ مبارک فرمائے"۔

مرزا طاہر احمد

۱۹-۰۱-۲۰۰۱

بعدۂ حضور انور ایدہ اللہ نے مشن ہاؤس کا معائنہ فرمایا اور ضیافت ٹیم کو اچھا کھانا پکانے پر مبارکباد دی۔

آخر پر حضور انور نے مقامی احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور الوداعی سلام کہا۔ چونکہ حضور انور ایدہ اللہ کی اگلی منزل جرمنی تھی اس لئے حضور جرمنی سے آنے والے احباب کی معیت میں جرمنی روانہ ہو گئے۔ مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر بلجیم، صدر صاحب ہاسلٹ مکرم محمود احمد خان صاحب اور طیب جاوید صاحب نے ہاسلٹ سے ۱۵ کلومیٹر دور تک حضور انور کے قافلے کا ساتھ دیا۔ اس طرح اس افتتاحی تقریب کے شرکاء نے اپنے پیارے آقا کو پُر تشکر آنکھوں سے الوداع کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ کی روانگی کے بعد ہاسلٹ جماعت کی طرف سے مقامی مہمانوں اور جملہ ممبران جماعت کی خدمت میں کھانا پیش ہوا۔ بعد میں چائے اور مٹھائی پیش کی گئی اور آخر پر شام کو ساڑھے پانچ بجے یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

بلجیم کی یہ چھوٹی سی جماعت اپنی خوش قسمتی پر نازاں اور خدا کے حضور شکرانے کے طور پر سربسجود ہے۔ خلیفۂ وقت کی یہ شفقت انہیں ہمیشہ یاد دلائے گی کہ کس طرح ایک چھوٹی سی جماعت کو حضور انور نے یہ عزت بخشی۔ ہاسلٹ جماعت کی تاریخ میں یہ گھڑی ایک انمول گھڑی کے طور پر لکھی جائے گی۔

بلجیم میں ہاسلٹ کے مقام پر مسجد اور مشن ہاؤس کا ایک اور منظر

آخر پر دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت ہاسلٹ اور بیت الرحیم کو زیادہ سے زیادہ آباد کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور اس کو علمی، دینی اور روحانی ترقی کا مرکز بنائے۔ آمین

مناسک حجّ بیتُ اللّٰہ کی

اغراض اور حکمتیں

(فرمودہ: سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ البقرہ کی آیت ۲۰۲ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"............ آخر میں ﴿وَاتَّقُوااللّٰہَ وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ﴾ فرما کر اس طرف توجہ دلائی کہ **ان مناسک کی اصل غرض یہ ہے کہ تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو۔** تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا، حجراسود کو بوسہ دینا، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا، مزدلفہ، منیٰ، عرفات اور مشعر الحرام میں اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرنا اور رمی جمار کرنا یہ سب اس غرض کے لئے ہے کہ تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی سچی محبت پیدا ہو اور تم سمجھو کہ ایک دن تم اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور اکٹھے ہونے والے ہو۔ پس اگر تم نے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط رکھا اور اس کی راہ میں ہر قسم کی تکالیف کو برداشت کیا اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہ کیا تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور ہاجرہؓ کو برکت دی تھی اسی طرح وہ تمہیں بھی برکت عطا فرمائے گا اور تمہاری نسلوں کو بھی اپنی دائمی حفاظت اور پناہ میں لے لے گا۔ پس تقویٰ کو اپنا شعار بناؤ اور اس دن کو یاد رکھو جب تم سب کو اپنے اعمال کی جواب دہی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا پڑے گا......۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان جگہوں میں جانے اور وہاں چکر لگانے کی کیا حکمتیں ہیں؟

سو یاد رکھنا چاہئے کہ میرے نزدیک اس کی ظاہری حکمتوں میں سے ایک بڑی حکمت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے: ﴿اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ﴾ (آل عمران: ۹۷) کہ سب سے پہلا گھر جو تمام دنیا کے فائدہ کے لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے۔ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہیں بنایا بلکہ یہ آدم کے زمانہ سے چلا آتا ہے (خواہ وہ کوئی آدم ہو)۔ پس ﴿وُضِعَ لِلنَّاسِ﴾ میں پیشگوئی تھی کہ چونکہ خدا تعالیٰ نے اسے ساری دنیا کو اکٹھا کرنے کے لئے بنایا ہے اس لئے تمام لوگوں کو اس جگہ جمع کیا جائے گا۔ چنانچہ اسی غرض کے لئے حج کی خاص تاریخیں مقرر کر دی گئیں تاکہ ان تاریخوں میں وہاں ساری دنیا کے لوگ جمع ہو سکیں۔ گویا دوسرے الفاظ میں تمام دنیا کو اکٹھا کرنے اور جہان بھر کے اتقیاء اور صلحاء کو جمع کرنے اور عالم اسلامی میں عالمگیر اخوت اور اتحاد پیدا کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے مائدہ روحانی پر لوگوں کو ایک عظیم الشان دعوت دی ہے تاکہ قومی اور ملکی منافرت درمیان سے اٹھ جائے اور باہمی تعلقات وسیع ہو جائیں اور ایک دوسرے کی محبت ترقی کرے۔ اور یہ خیال کہ ہم فلاں قوم سے ہیں اور ہمارا غیر فلاں قوم سے ہے، مٹ جائے۔ میرے نزدیک منیٰ میں لوگوں کے تین دن اسی لئے فارغ رکھے گئے ہیں کہ وہاں لوگ ذکر الٰہی اور عبادت میں اپنا وقت گزارنے کے علاوہ آپس میں ایک دوسرے سے ملیں اور حالات معلوم کریں..........۔

اگر حج سے یہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جائے تو میرے نزدیک وہ تفرقے اور شقاق مٹ سکتے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو کمزور کر رکھا ہے۔ اور ان کے درمیان اختلاف عقائد کے باوجود زبردست اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔ غرض حج گو ایک مذہبی عبادت ہے مگر اس میں روحانی فوائد کے علاوہ یہ ملّی اور سیاسی غرض بھی ہے کہ مسلمانوں کے ذی اثر طبقہ میں سے ایک بڑی جماعت سال میں ایک جگہ جمع ہو کر تمام عالم کے مسلمانوں کی حالت سے واقف ہوتی رہے۔ اور ان میں اخوت اور محبت ترقی کرتی رہے اور انہیں ایک دوسرے کی مشکلات سے آگاہ ہونے اور آپس میں تعاون کرنے اور ایک دوسرے کی خوبیوں کو اخذ کرنے کا موقعہ ملتا رہے۔ گو افسوس ہے کہ اس غرض سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر حج سے **یہی غرض تھی تو پھر مکہ مکرمہ میں ہی تمام مسلمانوں کا اجتماع کافی تھا۔ عرفات، منیٰ اور مزدلفہ میں جانے کی کیا غرض ہے؟**

یاد رکھنا چاہئے کہ عرفات، منیٰ اور مزدلفہ میں جمع کرنے کی ایک حکمت تو یہ ہے کہ شہر میں اجتماع کی صورت نہیں ہو سکتی اور نہ لوگوں کا آپس میں صحیح رنگ میں میل جول ہو سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو کھلے میدانوں میں جمع ہونے کا حکم دے دیا تاکہ وہاں آسانی سے ایک دوسرے سے مل سکیں۔ چونکہ جگہ بھی کھلی ہوتی ہے اور وقت بھی فارغ ہوتا ہے اس لئے ایک دوسرے کو ملنے کا مدعا خوب اچھی طرح پورا ہو سکتا ہے۔

لیکن اس کے علاوہ خدا تعالیٰ نے مزدلفہ، منیٰ اور عرفات کو اس شرف کے لئے اس لئے چنا ہے کہ **عرفات** ساحل سمندر کی طرف ہے اور جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی راستے سے حضرت ہاجرہؓ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو چھوڑنے کے لئے شام سے تشریف لائے تھے۔ اور **عرفات** وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی ان پر تجلی ظاہر ہوئی۔ اور **مزدلفہ** وہ مقام ہے جہاں آپؑ سے یہ وعدہ کیا گیا کہ اس قربانی کے بدلہ میں تجھے بہت بلند درجات عطا کئے جائیں گے۔ اور **منیٰ** وہ مقام ہے جہاں حضرت ہاجرہؓ گھبرائی ہوئی پہنچی تھیں مگر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مَیں خدا کے حکم سے تمہیں یہاں چھوڑ کر جا رہا ہوں تو انہوں نے کہا ﴿اِذًا لَّا یُضَیِّعُنَا﴾۔ اگر یہ بات ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ اور وہ واپس چلی گئیں۔ گویا شیطان ہمیشہ کے لئے مار دیا گیا۔ اس لئے یہاں شیطان کو کنکر مارے جاتے ہیں۔

پھر حج بیت اللہ کی ایک غرض شعائر اللہ کا احترام اور ان کی عظمت لوگوں کے دلوں میں قائم کرنا ہے۔

شعائر اللہ کے لفظ سے ظاہر ہے کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ہیں۔ چونکہ دنیا میں کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا ذہن صرف ظاہر سے باطن کی طرف منتقل ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ میں ان کے سامنے ایسے نشانات رکھ دئے جو خدا تعالیٰ کو یاد دلانے والے اور اس کی محبت دلوں میں زندہ کرنے والے ہیں۔

حج دراصل اس عظیم الشان قربانی کی یاد تازہ کرتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ کو بیت اللہ کے قریب ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں انتہائی بے سروسامانی کی حالت میں چھوڑ کر سرانجام دی تھی۔

بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ وہ اپنے بچے حضرت اسمٰعیلؑ کی گردن پر چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی یادگار حج کی صورت میں قائم کر دی۔ حالانکہ اگر یہ درست ہوتا تو چونکہ یہ واقعہ شام میں ہوا تھا اس لئے حج کا اصل مقام شام ہوتا نہ کہ حجاز اور لوگ وہاں جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی یاد کرتے اور کہتے ابراہیمؑ نے کس قدر قربانی کی تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حج کے لئے مکہ مکرمہ کو چنا اور منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں جانا اور وہاں مناسک حج بجا لانا ضروری قرار دیا۔ پس میرے نزدیک حج کا تعلق آپ کا چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو جانے والے واقعہ سے نہیں بلکہ اس واقعہ سے ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ کو خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایک ایسی وادی میں لا کر پھینک دیا جہاں پانی کا ایک قطرہ تک نہ تھا اور کھانے کے لئے ایک دانہ تک نہ تھا۔ جب انسان حج کے لئے جاتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ آ جاتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والے بچائے جاتے ہیں۔ اور اُن کو اللہ تعالیٰ غیر معمولی عزت دیتا ہے۔ اور حج کرنے والے کے دل میں بھی خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی اور اس کی ذات پر یقین ترقی کرتا ہے۔

پھر وہ اپنے آپ کو اس گھر میں دیکھ کر جو ابتدائے دنیا سے خدا تعالیٰ کی یاد کے لئے بنایا گیا ہے ایک عجیب روحانی تعلق ان لوگوں سے محسوس کرتا ہے جو ہزاروں سال پہلے سے اس روحانی سِلک میں پروئے چلے آتے ہیں جس میں یہ شخص پرویا ہوا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کی محبت کا رشتہ جو سب کو باندھے ہوئے ہے خواہ وہ پرانے ہوں یا نئے۔

اسی طرح بیت اللہ کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا نقشہ انسانی آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ اور اسے احساس ہوتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر چاروں طرف سے لوگوں کو اس گھر کے گرد جمع کر دیا ہے۔ جب انسان بیت اللہ کو دیکھتا ہے اور اس پر اس کی نظر پڑتی ہے تو اس کے دل پر ایک خاص اثر پڑتا ہے۔ اور وہ قبولیت دعا کا ایک عجیب وقت ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب مَیں نے حج کیا تو مَیں نے ایک حدیث پڑھی ہوئی تھی کہ جب پہلے پہل خانہ کعبہ نظر آئے تو اس وقت جو دعا کی جائے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ فرمانے لگے اس وقت میرے دل میں کئی دعاؤں کی خواہش ہوئی لیکن میرے دل میں فوراً خیال پیدا ہوا کہ اگر مَیں نے یہ دعائیں مانگیں اور قبول ہو گئیں اور پھر کوئی اور ضرورت پیش آئی تو پھر کیا ہو گا۔ پھر تو نہ حج ہو گا اور نہ یہ خانہ کعبہ نظر آئے گا۔ کہنے لگے تب مَیں نے سوچ کر یہ نکالا کہ اللہ سے یہ دعا کروں کہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ سے تعلیم حاصل کرنے والے ۹۰٪ تک سٹوڈنٹس کو

۳۵ تا ۵۰ ہزار Euro سالانہ اور رہائش کے علاوہ بہت سی دیگر سہولتوں کی مستقل ملازمت میسر آئی ہے۔

ہم خود اپنے سٹوڈنٹس کو ملازمت دلواتے ہیں۔

بڑی کمپنیاں خود ہم سے ڈیمانڈ کرتی ہیں۔ جو احباب یکمشت ادائیگی نہیں کر سکتے انہیں ہم قسطوں میں ادائیگی کی سہولت دیتے ہیں تا زیادہ سے زیادہ احباب اچھے اور باعزت روزگار پر لگ سکیں۔

نئے کورسوں کے داخلے جاری ہیں۔ جرمنی کے علاوہ دیگر ملکوں کے احباب بھی فائدہ اٹھائیں۔

ہوسٹل کی سہولت موجود ہے۔

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany

E-mail: Khalid@t-online.de

Tel :0049+511+404375 Fax: 0049-511-4818735

Internet: WWW.Professional-ittraining center.info

یا اللہ! میں جو دعا کروں وہ قبول ہوا کرے تا کہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔ میں نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ سے یہ بات سنی ہوئی تھی۔ جب میں نے حج کیا تو مجھے بھی وہ بات یاد آگئی۔ جونہی خانہ کعبہ نظر آیا ہمارے نانا جان نے ہاتھ اٹھائے۔ کہنے لگے دعا کرلو۔ وہ کچھ اور دعائیں مانگنے لگ گئے مگر میں نے تو یہی دعا کی کہ یا اللہ! اس خانہ کعبہ کو دیکھنے کا مجھے روز روز کہاں موقعہ ملے گا۔ آج عمر بھر میں قسمت کے ساتھ موقع ملا ہے۔ پس میری تو یہی دعا ہے کہ تیرا اپنے رسول سے وعدہ ہے کہ اس کو پہلی دفعہ حج کے موقعہ پر دیکھ کر جو شخص دعا کرے گا وہ قبول ہوگی۔ میری دعا تجھ سے یہی ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں۔ چنانچہ اس کے فضل اور احسان سے میں برابر یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں کہ میری ہر دعا اس طرح قبول ہوتی ہے کہ شاید کسی اعلیٰ درجہ کے شکاری کا نشانہ بھی اس طرح نہیں لگتا۔

اسی طرح **بیت اللہ کے گرد چکر لگاتے** وقت جب انسان دیکھتا ہے کہ ہزاروں لوگ اس کے گرد چکر لگا رہے ہیں اور ہزاروں ہی اس کے گرد نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ تو اس کے دل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ میں دنیا سے کٹ کر خدا تعالیٰ کی طرف آگیا ہوں اور میرا بھی اب یہی کام ہے کہ میں اس کے حضور سربسجود رہوں۔

پھر **سعی بین الصفا والمروۃ** میں حضرت ہاجرہؑ کا واقعہ انسان کے سامنے آتا ہے اور اس کا دل اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ انسان اگر جنگل میں بھی خدا تعالیٰ کے لئے ڈیرہ لگادے تو خدا تعالیٰ اسے کبھی ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے لئے خود اپنے پاس سے سامان مہیا کرتا ہے اور اسے معجزات اور نشانات سے حصہ دیتا ہے۔

پھر وہاں جتنے مقام شعائر کا درجہ رکھتے ہیں ان کے بھی ایسے نام رکھ دئے گئے ہیں کہ جن سے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً سب سے پہلے لوگ منیٰ میں جاتے ہیں۔ یہ لفظ اُمْنِیَّۃ سے نکلا ہے جس کے معنی آرزو اور مقصد کے ہیں۔ اور اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ لوگ اس جگہ محض خدا کو ملنے اور شیطان سے کامل نفرت اور علیحدگی کا اظہار کرنے کے لئے جاتے ہیں۔

پھر **عرفات** ہے جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ اب ہمیں خدا تعالیٰ کی پہچان اور معرفت حاصل ہوگئی ہے اور ہم اس سے مل گئے ہیں۔

اس کے بعد **مزدلفہ** ہے جو قرب کے معنوں پر دلالت کرتا ہے اور جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ وہ مقصد جس کی ہم تلاش کر رہے ہیں وہ ہمارے قریب آگیا ہے۔

اسی طرح **مشعر الحرام** جو ایک پہاڑی ہے محمد رسول اللہ ﷺ سے ایک مخلصانہ عقیدت اور ابراہیمؑ کے جذبات ہمارے دلوں میں پیدا کرتی ہے کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں رسول اللہ ﷺ خاص طور پر دعائیں فرمایا کرتے تھے۔

پھر **مکہ مکرمہ** ایسی جگہ ہے جہاں سوائے چند درختوں اور اذخر گھاس کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ ہر جگہ ریت ہی ریت اور کنکر ہی کنکر ہیں اور کچھ چھوٹی چھوٹی گھاٹیاں ہیں۔ غرض وہ ایک نہایت ہی خشک جگہ ہے۔ نہ کوئی سبزہ ہے نہ باغ۔ دنیا کی کشش رکھنے والی چیزوں میں سے وہاں کوئی بھی چیز نہیں۔ پس وہاں جانا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور اُس کے قرب اور رضا کے لئے ہی ہو سکتا ہے اور بھی غرض حج بیت اللہ کی ہے۔

پھر احرام باندھنے میں بھی ایک خاص بات کی طرف اشارہ ہے اور وہ یہ کہ انسان کو یوم الحشر کا اندازہ ہو سکے۔ کیونکہ جیسے کفن میں دو چادریں ہوتی ہیں احرام میں بھی دو ہی ہوتی ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ کے لئے اور دوسری نیچے کے حصہ کے لئے۔ پھر سر بھی ننگا ہوتا ہے اور عرفات وغیرہ کا بھی نظارہ ہوتا ہے۔ جب لاکھوں آدمی اس شکل میں وہاں جمع ہوتے ہیں تو حشر کا نقشہ انسان کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں اور کفن میں لپٹے ہوئے ابھی قبروں سے نکل کر اس کے سامنے حاضر ہوئے ہیں۔

پھر حج بیت اللہ میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت ہاجرہؑ اور آنحضرت ﷺ کے واقعات زندگی انسان کی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور اس کے اندر ایک نیا ایمان اور عرفان پیدا ہوتا ہے۔

یوں تو اور قوموں نے بھی اپنے بزرگوں کے واقعات تصویری زبان میں کھینچنے کی کوشش کی ہے جیسے ہندو دُسہرہ میں اپنے پرانے تاریخی واقعات دہراتے ہیں مگر مسلمانوں کے سامنے خدا تعالیٰ نے اُن کے آباء و اجداد کے تاریخی واقعات کو ایسی طرز پر رکھا ہے کہ اس سے پرانے واقعات کی یاد بھی تازہ ہو جاتی ہے اور آئندہ پیش آنے والے حادثہ یعنی قیامت کا نقشہ بھی آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔

اسی طرح **رمی الجمار کی اصل غرض بھی شیطان سے بیزاری کا اظہار** کرنا ہے۔ اور ان جمار کے نام بھی جَمْرَۃُ الدُّنیا، جَمْرَۃُ الْوُسطٰی اور جَمْرَۃُ العُقْبٰی اس لئے رکھے گئے ہیں کہ انسان اس امر کا اقرار کرے کہ وہ دنیا میں بھی اپنے آپ کو شیطان سے دور رکھے گا۔ اور عالم برزخ اور عالم عقبیٰ میں بھی ایسی حالت میں جائے گا کہ شیطان کا کوئی اثر اس کی روح پر نہیں ہوگا۔

اسی طرح ذبیحہ سے اس طرح توجہ دلائی جاتی ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رکھے اور جب بھی اس کی طرف سے آواز آئے وہ فوراً اپنا سر قربانی کے لئے جھکا دے اور اُس کی راہ میں اپنی جان تک دینے سے بھی دریغ نہ کرے۔

پھر سات طواف، سات سعی اور سات ہی رمی ہیں۔ اس سات کے عدد میں روحانی مدارج کی تکمیل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس کے بھی سات ہی درجے ہیں جن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ چنانچہ سورۃ المومنون میں ان درجات کی تفصیل دی گئی ہے۔

اسی طرح **حجر اَسْوَد کو بوسہ دینا** بھی ایک تصویری زبان ہے۔ بوسہ کے ذریعہ انسان اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں اس وجود کو جس کو میں بوسہ دے رہا ہوں اپنے آپ سے جدا رکھنا پسند نہیں کرتا بلکہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے جسم کا ایک حصہ بن جائے۔

غرض حج ایک عظیم الشان عبادت ہے جو ایک سچے مومن کے لئے ہزاروں برکات اور انوار کا موجب بنتی ہے۔ مگر افسوس کہ آج کل مسلمان صرف رسمی رنگ میں یہ فریضہ ادا کرنے کی وجہ سے اس کی برکات سے پوری طرح متمتع نہیں ہوتے۔

بقیہ: جماعت احمدیہ کانگو کا آٹھواں جلسہ سالانہ از صفحہ نمبر ۱۲

حاضری دو ہزار ۹۷۶ تھی۔ نو مبایعین ۸۱۶، احمدی احباب ۲۸۶،ا، غیر احمدی مسلم مہمان ۲۱۰ اور عیسائی مہمان ۶۶۴ شامل ہوئے۔

اس جلسہ سالانہ میں کونگو کنشاسا کے ۴ صوبوں (کنشاسا، باندوندو، باکونگو، ایکویٹر) کی ۳۶ جماعتوں کی نمائندگی ہوئی۔ اس کے علاوہ ہمسایہ ملک کونگو برازاویل سے ۳ احباب نے جلسہ میں شرکت کی۔ امسال پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں گورنمنٹ آفیسرز، وکلاء اور U.N.O. کے ممبران کو شمولیت کی توفیق ملی جنہوں نے جلسہ سننے اور دیکھنے کے بعد اپنے اچھے خیالات کا اظہار کیا اور جلسہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دی۔

تاثرات

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال جماعت احمدیہ کونگو نے تبلیغ کے میدان میں بھی غیر معمولی ترقی کی ہے۔ بہت سے نئے علاقے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ وہ جو عیسائیت کے چنگل میں پھنسے ہوئے تھے اب عیسائیت سے بیزار ہو کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس جلسہ میں بارہ چیفس کو جو حال ہی میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں شمولیت کی توفیق ملی۔ وہ جلسہ کے انتظامات دیکھ کر اور تقاریر سن کر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ اس جلسہ کی بدولت ہمارا ایمان اور زیادہ مضبوط ہوا ہے۔ اب ہم زیادہ جوش اور مستعدی سے اپنے اپنے علاقوں میں تبلیغ کریں گے۔ آپ ہمارے علاقے میں آئیں ہم بھرپور تعاون کریں گے۔

منادی کے چیف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے احمدیوں اور دیگر مسلمانوں میں بڑا فرق محسوس کیا ہے۔ دوسرے مسلمان بہت انتہا پسند اور پرتشدد قسم کے ہیں۔ جلسہ میں جو تقاریر میں نے سنی ہیں اور میری اب تک کی معلومات کے مطابق احمدیت نے جو اسلام پیش کیا ہے وہ سب سے زیادہ خوبصورت ہے۔ اس کی تعلیم دل کو لبھانے والی ہے اور فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسلامی تعلیم مکمل ہے اور انسانیت کی تمام شاخوں کو سرسبز کرنے والی ہے۔

میڈیا میں کوریج

جلسہ کے حوالے سے پریس، ٹی وی اور ریڈیو نے جماعت کو بہت پبلسٹی دی۔ تین لوکل اور تین نیشنل اخبارات نے جلسہ سالانہ کے دونوں روز کی کارروائی شائع کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء کرام اور جماعت کا تعارف کرایا۔ اسی طرح ٹی وی اور ریڈیو نے بھی بہت اچھی کوریج دی۔

R.T.N.C. جو نیشنل ٹی وی چینل ہے اس نے فرنچ (جو آفیشل زبان ہے) کے علاوہ تین لوکل زبانوں لنگالہ، کیکونگو اور چیلوبا میں جلسہ کی کارروائی کی جھلکیاں دکھائیں اور سنائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر بار بار دکھائیں۔

آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ شاملین جلسہ سالانہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنا دے اور اس جلسہ کو مزید ثمرات کا پیش خیمہ بنائے۔

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

جماعت احمدیہ کونگو کے آٹھویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں جلسہ کی وسیع پیمانے پر تشہیر

باوجود غربت اور فاصلوں کی دوری کے احباب کی ذوق وشوق سے جلسہ میں شمولیت

گورنمنٹ آفیسرز اور دیگر معززین کا جلسہ کے نظم وضبط اور اس کے روح پرور ماحول پر خراج تحسین

(رپورٹ: بشارت احمد ملک۔ مبلغ کونگو)

الحمد للہ خداتعالیٰ کے فضل واحسان سے جماعت احمدیہ "کونگو" کو اپنا آٹھواں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۸، ۱۹ر اگست ۲۰۰۱ء بروز ہفتہ، اتوار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم محبّ اللہ صاحب خالد امیر جماعت احمدیہ کونگو نے جلسہ کے انتظامات کے لئے کافی عرصہ پہلے ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے جلسہ کے کامیاب انعقاد کے لئے کام کرنا شروع کردیا۔ جلسہ کے انعقاد سے ایک ماہ قبل تمام کارکنان نے بڑی تیزی اور مستعدی سے اپنے اپنے شعبے کے انتظامات کو آخری شکل دینے کے لئے بار بار میٹنگز کرکے ہر جہت سے خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کی۔ مکرم امیر صاحب نے مکرم عبدالرزاق صاحب بیسالہ کو افسر جلسہ سالانہ مقرر فرمایا جنھوں نے بڑی محنت سے جلسہ کے انتظامات کی نگرانی کی۔

مکرم محمد کونگولو صاحب اور ان کی کمیٹی نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی رہنمائی کی اور رجسٹریشن کا انتظام کیا۔

جلسہ گاہ کے منتظم مکرم رشید ویلا صاحب اور انکی کمیٹی نے بڑی محنت سے جلسہ گاہ کو تیار کیا۔ پہلے دن کے لئے ایک ہال (Sale de Zoo) کرایہ پر لیا گیا جسے بینرز وغیرہ سے خوب سجایا گیا۔ دوسرے دن کے لئے جگہ کی کمی کے باعث قدرے بڑا ہال Sale de Jardin Boteniquo کرایہ پر لیا گیا جسے پھر اسی کمیٹی نے خوب سجایا۔ اسی طرح سٹیج کی آرائش کا انتظام بھی اسی کمیٹی کے سپرد تھا۔

قیام وطعام کا انتظام

مکرم رمضانی ایلونگا صاحب اور انکی ٹیم نے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی رہائش کا انتظام کیا۔ احمدی اور دیگر مہمانوں کی رہائش کا انتظام احمدیہ سکول میں کیا گیا جبکہ گورنمنٹ آفیسرز اور چیفس وغیرہ کی رہائش کا انتظام ہوٹل میں کیا گیا۔

اسی طرح مکرم ابوبکر چینیگے صاحب اور انکی کمیٹی نے مولانا طاہر منیر بھٹی صاحب مبلغ کونگو کی راہنمائی میں کھانا تیار کرنے اور مہمانوں کو کھلانے کا بہت اچھا انتظام کیا۔ یہ لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلسہ سے ایک روز قبل شروع ہوکر دو دن بعد تک جاری رہا۔ مہمانوں نے اس اعلیٰ انتظام پر جماعت کی بہت تعریف کی۔

پریس

اس شعبہ کے منتظم مکرم مسلم کاتامیا صاحب نے بڑی محنت سے ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات والوں سے رابطہ کیا جنہوں نے جلسہ کی کارروائی کو ریکارڈ کیا اور پھر میڈیا میں بڑے اچھے رنگ میں کوریج دی۔

ٹرانسپورٹ

چونکہ کنشاسا ایک بہت بڑا شہر ہے اور دور دور سے لوگوں کا جلسہ گاہ پہنچنا مشکل تھا اس لئے امسال پہلی دفعہ احباب کو لانے اور لیجانے کا انتظام کیا گیا۔ اس شعبہ کے منتظم مکرم محمد عیسٰی کوکو صاحب اور انکی کمیٹی نے چار بسیں کرایہ پر لے کر احباب کو ٹرانسپورٹ کی سہولت مہیا کی۔ یہ سہولت جلسہ کے دونوں دن جاری رہی۔

طبی امداد

اس شعبہ کے منتظم مکرم محمد سلیم خان صاحب (جو کچھ عرصہ قبل ایک واقف زندگی ڈاکٹر کی حیثیت سے بنگلہ دیش سے تشریف لائے ہیں) نے دورانِ جلسہ مریضوں کو طبی امداد مہیا کی۔

نمائش

امسال پہلی دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر نمائش کا انتظام کیا گیا۔ قرآن کریم اور دیگر لٹریچر بک سٹال میں رکھا گیا۔ آنے والے مہمانوں نے بڑی خوشی سے نمائش کو دیکھا اور اپنی دلچسپی کا اظہار کیا۔ کشتی نوح کا فرنچ ترجمہ اکثر احباب کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ اس شعبہ کے منتظم مکرم رشید احمد فرید صاحب تھے۔

چونکہ امسال کا جلسہ تیسرے میلینئم اور اکیسویں صدی عیسوی کا پہلا جلسہ تھا اس لئے اسے غیر معمولی طور پر کامیاب بنانے کے لئے بھرپور کوشش کی گئی۔ وسیع پیمانے پر انتظامات کئے گئے۔ پروگرام جلسہ سالانہ شائع کرواکر تقسیم کئے گئے۔ جلسہ سے قبل ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات میں جلسہ کے انعقاد کے بارے میں بتایا جاتا رہا۔ ان اعلانات کے ذریعے جماعت کی بہت نیک شہرت ہوئی۔ دعوت نامے غیر احمدی مسلمانوں اور عیسائیوں کو دیئے گئے جن میں عیسائی مشنریز اور گورنمنٹ آفیسرز قابلِ ذکر ہیں۔

معائنہ

مکرم امیر صاحب بار بار انتظامات کا جائزہ لیتے رہے اور ہدایات سے نوازتے رہے۔ جلسہ کے انعقاد سے ایک روز قبل ۱۷ر اگست کو آپ نے جلسہ گاہ کا جائزہ لیا اور مزید ہدایات سے نوازا۔

کارروائی جلسہ سالانہ (۱۸ر اگست)

جماعت احمدیہ کونگو کے آٹھویں جلسہ سالانہ کا آغاز ۱۸ر اگست بروز ہفتہ بعد دوپہر ایک بجے مکرم محبّ اللہ خالد صاحب امیر جماعت احمدیہ کونگو کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم کی سعادت مکرم طاہر منیر بھٹی صاحب نے حاصل کی جس کا فرنچ ترجمہ مکرم الجانی السعیدی صاحب نے پیش فرمایا۔ درثمین میں سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا منظوم کلام:

ہے شکر رب عزّ وجل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

مکرم عمر ابدان صاحب نے نہایت خوش الحانی سے پیش فرمایا۔ مکرم عبدالرزاق بیسالہ صاحب افسر جلسہ سالانہ نے جلسہ سالانہ کی بابت ہدایات دیں اور احباب سے نظم وضبط اور مکمل تعاون کی درخواست کی۔

مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں بیان فرمائے اور جلسہ سالانہ کی برکات سے استفادہ کی تلقین فرمائی۔

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر مکرم مسلم کاتامیا صاحب نے تقریر کی۔ عبدالصالح مدلیس صاحب نے دعوۃ الی اللہ کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ مکرم ڈاکٹر محمد سلیم خان صاحب نے نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ پہلے اجلاس کی آخری تقریر مکرم عمر ابدان صاحب نے کی جو خلافت کی برکات کے موضوع پر تھی۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ رکھا گیا۔

دوسرا اجلاس

رات ساڑھے سات بجے نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ دوسرا اجلاس مکرم الجانی السعیدی صاحب نائب امیر کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم کی سعادت خاکسار نے حاصل کی جس کا فرنچ ترجمہ مکرم حسن سلیمان صاحب نے پیش کیا۔ ماسینا (Masina) جماعت کے اطفال نے ترانہ (محبت کے نغمات گائیں گے ہم) پیش کیا۔ مکرم امیر صاحب نے "دشمنانِ احمدیت سے خدائی سلوک" کے عنوان پر ایمان افروز خطاب فرمایا۔

امسال یہ بھی انتظام کیا گیا کہ دورانِ جلسہ حاضرین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دیدار بذریعہ V.C. R- T.V کرایا جائے۔ چونکہ یہ ملک بہت غریب ہے اور لوگوں کو بجلی اور دیگر سہولیات میسر نہیں اس لئے کثیر تعداد حضور انور کے دیدار سے محروم تھی۔ حضور انور کی فرنچ سوال وجواب کی ویڈیو کیسٹ لگادی گئی جسے دیکھ اور سن کر احباب بہت خوش ہوئے۔ بعض مہمانوں نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ روحانی آدمی ہیں اس سے قبل ہم نے اتنا روحانی چہرہ نہیں دیکھا۔ ایک غیر از جماعت معزز دوست نے کہا کہ آپ کے خلیفہ صاحب نے جو جوابات دیئے ہیں نہایت معقول ہیں۔ انہوں نے خوبصورت تعلیم پیش کی ہے اب میں مزید تحقیق کروں گا۔ دوسرے سیشن کے آخر پر مکرم نائب امیر صاحب نے احباب کے سوالات کے جوابات دیئے۔

مورخہ ۱۹ر اگست (پہلا اجلاس)

دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم محمد بیجو صاحب نے پڑھائی۔ بعد نماز فجر درس القرآن مکرم رشید احمد فرید صاحب نے، درس الحدیث مکرم عثمان ملاجا صاحب نے اور درس ملفوظات مکرم محمد کونگولو صاحب نے پیش فرمایا۔

دوسرا اجلاس

دوسرے دن کے دوسرے اور اختتامی اجلاس کا آغاز صبح دس بجے ہوا جس کی صدارت مکرم امیر صاحب نے فرمائی۔ تلاوتِ قرآن کریم اور فرنچ ترجمہ مکرم موسیٰ ایکاوا صاحب نے پیش فرمایا۔ مکرم ڈاکٹر محمد سلیم خان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ کلام:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

پیش کیا۔ "اسلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام" کے عنوان پر لنگالہ زبان میں مکرم حسن سلیمان صاحب نے تقریر کی پھر خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مشہور و معروف عربی قصیدہ: ﴿یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ﴾ گروپ کے ساتھ پیش کیا جس کا فرنچ ترجمہ مکرم عمر ابدان صاحب نے پیش کیا۔ جس کے بعد مکرم نائب امیر صاحب نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر مدلل تقریر کی اور پھر خاکسار (بشارت احمد ملک) نے "اسلام میں عورت کا مقام" کے عنوان پر لنگالہ زبان میں تقریر کی۔ بارومبو (Barumbu) جماعت کے اطفال نے ترانہ ﴿لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ﴾ پیش کیا۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے فرمایا کہ جو کچھ آپ نے سنا ہے اس پر عمل بھی کریں۔ خداتعالیٰ جلسہ کی برکات سے آپ کی جھولیاں بھر دے۔ آپ نے حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اب دعا کرتے ہوئے واپس جائیں خدا آپ کا حامی وناصر ہو۔ پھر آپ نے اختتامی دعا کروائی اور اس طرح جماعت احمدیہ کونگو کا آٹھواں جلسہ سالانہ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

حاضری

خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کونگو کا یہ آٹھواں جلسہ سالانہ حاضری کے لحاظ سے بھی کامیاب رہا۔ پہلے دن کی حاضری ایک ہزار ایک سو تیرہ رہی جبکہ دوسرے دن مرد وزن کی مجموعی

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۳ر فروری ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرم ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

مسجد فضل میں اس طرح وہ چل کر آئے
چاند بدلی سے کوئی جیسے نکل کر آئے
جس طرح کوئی فرشتہ سر منبر اُترے
جس طرح نور کوئی بھیس بدل کر آئے
ہوگیا چہرۂ زیبا سے زمانہ روشن
ولولے دید کے آنکھوں میں مچل کر آئے
جو مخالف ہے ذرا سوچ سمجھ کر بولے
جس کو آنا ہو مقابل پہ سنبھل کر آئے

……❀……❀……❀……

محترم ملک بشیر احمد صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳ر فروری ۲۰۰۱ء میں مکرمہ حمیدہ بشیر صاحبہ (ہمشیرہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب) اپنے شوہر مکرم ملک بشیر احمد صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ آپ محترم ملک عطاء محمد صاحب آف ساہیوال کے فرزند تھے جو آپ کے بچپن میں ہی فوت ہوگئے۔ چنانچہ آپ سب بہن بھائیوں کی پرورش اور تربیت آپ کے نانا حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ کے ہاں ہوئی جو میرے بھی نانا تھے۔ نانا جان اپنی علالت کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے تھے لیکن بچوں کی نماز باجماعت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ یہی نقش تھا کہ محترم ملک بشیر احمد صاحب نے اپنی آخری بیماری میں بیہوشی کی کیفیت میں بھی نماز کا ذکر ہی کیا۔

آپ پاکستان بننے سے قبل فوج میں شامل ہوئے۔ کھیلوں کے سلسلہ میں جاپان بھی گئے۔ پھر پاکستان کی فوج میں شامل رہے۔ کچھ عرصہ سیالکوٹ اور لاہور میں پرائیویٹ ملازمت بھی کی۔ پھر ۱۹۶۱ء میں ملتان میں دواؤں کی ایک دوکان کھول لی جو دن رات کھلی رہتی تھی۔ اس دوکان کے سامنے برآمدہ میں ایک میز پر سلسلہ کی کتب اور لٹریچر موجود ہوتا جو روحانی علاج کے کام آتا۔ ضرورت مندوں کے علاج کے ساتھ ساتھ اُن کی رہائش اور خوراک کا انتظام بھی کر دیتے۔ بلا تفریق مدد کرتے اور کبھی اپنے کاروبار کی پرواہ نہیں کی۔ ایمبولینس سروس بھی شروع کی اور اس کا مقصد بھی خدمت خلق ہی تھا۔ لیکن یہ خدمات بعض لوگوں میں حسد اور مخالفت ابھارنے لگیں۔ آخر ۱۹۷۴ء میں نشتر میڈیکل کالج کے طلبہ نے دوکان پر حملہ کیا، عملاً بائیکاٹ کر دیا گیا اور دکان، گھر اور ایمبولینس جلانے کی کوشش بھی کی گئی۔ ایک ماہ ہم کسی عزیز کے ہاں رہے پھر کراچی آگئے۔

کراچی آکر آپ نے پہلے مرغی خانہ کھولا پھر شپ یارڈ پر ذاتی کام کرنے لگے۔ خدمت خلق ہر جگہ جاری رہی اور مخالفت بھی کم نہیں ہوئی۔ جماعتی کاموں میں پیش پیش رہے۔ خود ۱۹۴۸ء میں وصیت کی تھی اور دوسروں کو اس نظام میں شامل ہونے کی نصیحت کرتے رہتے تھے۔ ہمارے بیٹے کو بھی سندھ میں خدمت کی توفیق ملتی ہے۔ آپ کی بیماری کے دوران ایک روز مَیں نے کہا کہ آج وہ نہ جائے تو آپ لیٹے ہوئے تھے، اٹھ کر بیٹھ گئے اور کہا کہ بیٹے کو کبھی بھی خدا کے کاموں سے نہ روکنا، یہ ہمارے لئے سعادت ہے۔

آپ کی وفات ۹ر ستمبر ۲۰۰۰ء کو کراچی میں ہوئی۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے لندن میں نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

……❀……❀……❀……

محترم حافظ سخاوت حسین صاحب

محترم حافظ صاحب حافظ قرآن تھے اور اپنی نیک سیرتی، زہدو تقویٰ اور علم و فضل کی وجہ سے سارے محلّہ میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ بریلی مسجد کے امام الصلوٰۃ تھے لیکن پیشہ کے لحاظ سے ایک کامیاب تاجر تھے اور پتھر کا کاروبار کرتے تھے۔ دن کا اکثر حصہ تلاوت قرآن اور رات گریہ وزاری میں گزرتی اور اکثر سوچ بچار کی کیفیت آپ پر طاری رہتی۔ کہتے تھے کہ مجھے اپنی عبادت میں وہ سکون حاصل نہیں ہو رہا جس کی مجھے تلاش ہے۔

ایک روز استغراق کے دوران ایک اجنبی شخص آیا اور آپ کو مٹھائی دے کر کہا کہ یہ آپ کے بیٹے حبیب احمد کے لئے ہے۔ جب آپ مٹھائی گھر میں پکڑا کر باہر آئے تو وہ اجنبی جاچکا تھا۔ کچھ عرصہ بعد آپ کے بیٹے نے آپ کو بتایا کہ وہ احمدی ہوچکے ہیں تو آپ غصہ سے سرخ ہوگئے اور بیٹے کو عاق کر کے گھر سے نکال دیا۔ اس کے بعد آپ احمدیت کے معاندین کی صف اوّل میں شمار ہونے لگے۔

کچھ عرصہ بعد وہی اجنبی پھر مٹھائی لے کر آیا اور یہ کہہ کر حافظ صاحب کو پیش کی کہ یہ آپ کے اور سب گھروالوں کے لئے ہے۔ یہ کہہ کر وہ فوراً ہی ڈیوڑھی سے نکل گیا۔ اُس زمانہ میں حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوریؓ دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بریلی آیا کرتے تھے۔ ۱۹۱۲ء میں اُن کے ساتھ حضرت حافظ صاحب کا مباحثہ ہوا۔ مباحثہ کے بعد جب آپ گھر واپس آئے تو بہت ہشاش بشاش اور مطمئن تھے۔ فوراً ہی آپ نے اپنے اہل خانہ سمیت احمدیت قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ آپ فرماتے تھے کہ قبول احمدیت کے بعد مجھے علم ہوا کہ وہ اجنبی ایک فرشتہ تھا جو پہلے میرے بیٹے کے قبول احمدیت کی خوشخبری لایا اور پھر باقی خاندان کے احمدی ہونے کی بشارت لایا لیکن اُس وقت مَیں اسے سمجھنے سے قاصر رہا۔

اس کے بعد آپ کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا جو ایذا رسانی میں بدل گئی، آپ پر سنگ باری معمول بن گئی۔ جس مسجد کے امام الصلوٰۃ تھے، اُسی کے دروازے آپ پر بند کر دیئے گئے تو آپ نے اپنے گھر کے ایک حصہ کو نماز باجماعت کے لئے مخصوص کر دیا جہاں دوسرے احمدی بھی آنے لگے۔ جلد ہی یہ جگہ نمازیوں کے لئے کم ہوگئی تو آپ نے شہر بریلی کے وسط میں ایک بوسیدہ مگر وسیع اراضی پر پھیلا ہوا ایک مکان خرید لیا۔ اس مقصد کے لئے آپ کے پاس رقم ناکافی تھی چنانچہ آپ کی اہلیہ نے اپنا زیور آپ کے حوالہ کر دیا۔ چنانچہ بریلی کی پہلی احمدیہ مسجد تعمیر کی گئی جو ایک ہی احمدی نے تعمیر کروائی تھی۔ جب یہ جگہ تنگ ہوگئی تو آپ نے اپنے گھروالوں کو جمع کیا اور اُن کو وعظ کر کے نئی تعمیر کے لئے رقم طلب کی۔ چنانچہ اب سرخ پتھروں کی بنیاد پر ایک بڑی مسجد تعمیر ہوئی جو آج تک قائم ہے۔

محترم حافظ سخاوت حسین صاحب قیام پاکستان کے بعد لاہور چلے آئے جہاں ۱۹۴۸ء میں وفات پائی۔ ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" دسمبر ۲۰۰۰ء میں محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے قلم سے محترم حافظ سخاوت حسین صاحب کا ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔

……❀……❀……❀……

محترم چودھری بشیر احمد وڑائچ صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۹ر مارچ ۲۰۰۱ء میں مکرم اعجاز احمد وڑائچ صاحب اپنے والد محترم چودھری بشیر احمد وڑائچ صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہمارے خاندان میں احمدیت کا آغاز آپ کے ذریعہ سے ہوا اور پھر جوانمردی سے آپ نے مصائب کا مقابلہ کیا۔

آپ کی عمر ۲۲ سال تھی جب آپ سخت بیمار ہوئے اور بچنے کی امید نہ رہی۔ اس حالت میں آپ کو خیال آیا کہ نیک اعمال آپ کے پاس نہیں ہیں، اللہ کو کیا جواب دیں گے۔ چنانچہ آپ نے تہیہ کیا کہ اب نماز چھوڑیں گے نہ تہجد۔ پھر خدا تعالیٰ نے صحت عطا فرمائی اور اپنے اس عہد کو آپ نے آخر دم تک نبھایا۔ ۲۰ سال کی عمر سے آپ نے قرآن کریم گاؤں کے احمدی امام سے پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ اختلافی آیات کی تشریح سمجھنے سے آپ احمدیت کی سچائی کے قائل ہوگئے اور ۱۹۵۷ء میں احمدیت قبول کرلی۔ اس پر آپ کی شدید مخالفت ہوئی اور جائیداد سے عاق کر دیا گیا۔ آپ کچھ روز کے لئے اپنے ماموں کے ہاں آگئے جو مخلص احمدی تھے۔ آپ کے والد صاحب نے اپنے دوسرے بیٹے محترم نذیر سلیم صاحب کو کراچی سے بلایا اور آپ کے پیچھے بھیجا تاکہ آپ کو سمجھا کر احمدیت سے توبہ کروائیں۔ جب وہ ماموں کے ہاں پہنچے اور آپ سے تبادلہ خیال کیا۔ پھر احمدی مربی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی احمدیت قبول کرلی اور پھر دونوں بھائی واپس گاؤں چلے گئے۔ جب آپ کے بھائی واپس کراچی چلے گئے تو آپ کی مخالفت پھر زور پکڑ گئی حتی کہ قتل کے منصوبے بھی بنائے گئے۔ اس پر آپ اپنی والدہ کے کہنے پر سندھ چلے آئے۔ ہر سال آپ اپنے والد کو رقم بھجوا دیتے۔ چار سال بعد وہ خود آپ کے پاس سندھ آئے اور کہا کہ تم جو چاہو مذہب اختیار کرو، ہم کچھ نہیں کہیں گے۔ چنانچہ آپ اپنے والد صاحب کے ہمراہ واپس گاؤں رجوعہ آگئے۔ یہاں جماعت کی بہت خدمت کی توفیق پائی۔ ۱۸ سال زعیم انصاراللہ رہے، اتنا ہی عرصہ جماعت کے سیکرٹری مال اور ۲۲ سال تک جماعت کے صدر رہے۔ ۱۹۸۵ء میں گاؤں میں بجلی آئی اور آپ اپنی وفات تک احمدیہ مسجد کا بجلی کا بل ذاتی طور پر ادا کرتے رہے۔ احمدیہ مسجد نئی بنوائی تو خود نگرانی کی اور اپنی ملحقہ زمین بھی مسجد میں شامل کر دی۔ جماعت کو نیا رنگین ٹی وی بھی لے کر دیا۔

آپ بہت قانع اور متوکّل انسان تھے۔ بلا تفریق مذہب ہر ایک سے ہمدردی اور محبت رکھتے لیکن احمدیت کے نام پر بہت غیرت رکھنے والے تھے۔ ہر طبقہ میں مقبول تھے۔ روزانہ نماز تہجد کے بعد ہر احمدی کے گھر پر جاکر دستک دیتے اور نماز فجر کے لئے بیدار کرتے۔ ۲۷ر اگست ۲۰۰۰ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ جنازہ میں تین سو سے زائد غیر از جماعت بھی شامل ہوئے۔

……❀……❀……❀……

اعزاز

☆ مکرم نعیم احمد خانصاحب کو اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے M.Sc فزکس میں اوّل آنے پر وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے طلائی تمغہ دیا۔

☆ مکرم وسیم احمد شاہ صاحب نے ایم۔فل (کیمسٹری) میں ایگریکلچر یونیورسٹی فیصل آباد میں اوّل پوزیشن حاصل کی۔

☆ مکرمہ فوزیہ ناصر صاحبہ M.Sc. (بائیو کیمسٹری) میں پنجاب یونیورسٹی میں اوّل آئیں۔

……❀……❀……❀……

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۳ر مارچ ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

جہاں بھی عدل کی پگڑی کوئی اچھالے گا
یہ وقت اُس کی رعونت پہ خاک ڈالے گا
مَیں لڑ رہا ہوں زمانے کی سرد مہری سے
زمانہ کب تک وعدوں پہ مجھ کو ٹالے گا
مجھے کسی کی دعاؤں پہ ہے یقیں ایسا
اگر مَیں ڈوبا تو دریا مجھے اچھالے گا

……❀……❀……❀……

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
25/02/2002 – 03/03/2002

MTA Muslim Television AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 25th February 2002

00.05	Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00	Children's Corner: Kudak No.5
01.20	Children's Corner: Hikaynate Shireen Topic: Hospitality
01.30	Q/A Session: Rec.28.08.1987 In Oslo, Norway
02.30	Ruhaani Khazaa'en: Quiz programme from the book 'Alhaq Mubassa Ludhiana'.
03.20	Urdu Class: Lesson No. 350 Rec.02.02.98
04.30	Learning Chinese: Lesson No.250
05.00	Rencontre avec les Francophones. Rec. on 18.02.02.
06.15	Liqa Ma'al Arab: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.30	Chinese Programme: With Usman Chou Sb. Islam Among Other Religions
08.45	Q/A Session in Oslo®
09.45	Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz from F/S of 21.04.2000.
10.15	Indonesian Service: Various Items
11.25	Safar Hum Nay Kiya: A visit to Niltar, Pakistan.
12.05	Tilaawat, Dars-e Malfoozat, News
12.50	Urdu Class ®
14.00	Bengali Shomprochar: Various Items
15.10	Lajna Magazine: Prog. No.34
16.00	Children's Corner: Kudak ®
16.30	French Service: Various Items in French
17.30	German Service: Various Items in German
18.35	Liqa Ma'al Arab: ®
19.35	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35	Q/A Session: ®
21.35	Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
22.30	Rencontre Avec Les Francophones ®
23.30	Safar Hum Nay Kiyaa ®

Tuesday 26th February 2002

00.05	Tilaawat, Dars ul Hadith, News
01.00	Children's Corner: Let's Learn Salaat Part 4 By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sahib
01.30	Tabarukaat:Speech by Mau. Qazi M.Nazir Sb 'Promised gratitude to Allah'
02.30	Medical Matters: Topic - Mental Illness
03:15	Around The Globe: A journey through the Solar System Part 4 - MTA USA
04.30	Lajna Magazine: Prog. No.34 Presentation Lajna Imaillah - Pakistan
05.00	Bengali Mualqat: Rec.19.02.02
06.15	Liqa Ma'al Arab: With Hazoor
07.30	MTA Sports: Annual Sports Ralley – Rabwah Organised by Jamia Ahmadiyya Rabwah
08:45	Dars ul Quran: Rec.25.02.1996
10.15	Indonesian Service: Various Items
11.15	Medical Matters: ®
12.05	Tilaawat, Darse Hadith, News
13.00	Q/A Session: Rec.15.04.1994
14.00	Bangla Shomprochar: Various Items
15.00	German Mulaqat: Rec.20.02.02
16.00	Children's Corner: Let's Learn Salat ®
16.30	French Service: Various Items in French
17.30	German Service: Various Items in German
18.30	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.35	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35	Tabarukaat: ®
21.35	English Service: Various Items
23.35	From The Archives: F/S by Hazoor

Wednesday 27th February 2002

00.05	Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00	Children's Corner: Guldasta – No.14
01.30	Q/A Session: With Urdu Speaking Guests
02.30	Hamari Kaenat: Host Sayyed Tahir Ahmad
03.15	Urdu Class: Lesson No.354 – Rec.28.02.98
04.30	MTA Travel: Along the River Thames
05.00	Atfal Mulaqat: Rec.23.02.2000
06.15	Liqaa Ma'al Arab: Rec.20.12.1994
07.30	Swahili Programme: F/S – Rec.29.05.98
08.45	Q/A Session With Urdu Speaking Friends ®
09.45	Speech: by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed Topic: "Islamic etiquette"
10.15	Indonesian Service: Various Items
11.15	Safar Hum Nay Kiya: A visit to 'Kaalaam'
12.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
13.00	Urdu Class: ®
14.00	Bangla Shomprochar: Various Items
15.00	Atfal Mulaqat: Rec.23.02.2000
16.00	Children's Corner: Guldasta ®
16.30	French Service: Mulaqat with Hazoor
17.30	German Service: Various Items in German
18.30	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.30	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.30	Q/A Session With Urdu Speaking Guests ®
21.30	Hamari Kaenat: ®
22.00	Speech: by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed®
22.30	Atfal Mulaqat: Rec.23.02.00 ®
23.20	Documentary: Safar Hum Nay Kiya ®

Thursday 28th February 2002

00.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
01.00	Children's Corner: Waqfeen e Nau items Educational Programme based on the Waqfeen e Nau Syllabus
01.30	Q/A Session: Rec.21/08/1996. Part 1 With Hadhrat Khalifatul Masih IV With German speaking guests
02.30	MTA Lifestyle: Perahan – how to sew
03.05	MTA Lifestyle: Al Maaidah 'Chinese Dish'
03.15	Canadian Horizons: Children's Class No.8 Presented by Naseem Mehdi Sahib
04.30	Computers for Everyone: Part 4 A series of informative lectures about Computers and how they function
05.00	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.241 Rec:21.04.98
06.15	Liqaa Ma'al Arab: Rec.21.12.1994
07.30	Sindhi Service: F/ S - Rec.31.01.97 With Sindhi Translation
08.40	Q/A Session: Rec.21.08.1996 With German speaking guests
09.35	Islami Aadaab:Lecture on Islamic ettiquette By Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed
10.15	Indonesian Service: Various Items
11.15	MTA Travel: A Visit to London Produced by MTA International
12.05	Tilawat, Dars e Malfoozaat, News
13.00	Q/A Session: With Hazoor Rec.15.04.94 A Q/A session where Hazoor answers Questions in urdu sent from around The world.
13.55	Bangla Shomprachar:F/S Rec.29.03.96 With Bengali Translation
15.00	Tarjumatul Quran:Class No.241 /Rec.21.04.96
16.05	Children's Corner: Waqfeen e Nau items ®
16.30	MTA France: Various items in French
17.30	German Service: Various Items
18.30	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.35	Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35	Q/A Session: Rec.21.08.96®
21.55	MTA Lifestyle: Perahan ®
22.10	MTA Lifestyle: Al Maa'idah ®
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.241 ®
23.35	MTA Travel ®

Friday 1st March 2002

00.05	Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00	Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class Lesson No.4, Produced by MTA Pakistan
01.30	Majlis e Irfan: Q/A session with Huzoor Rec: 14.04.00
02.30	MTA Sports: 10th Annual Sports Ralley Held on 18 – 20 February 2000 at Iwaan-e-Mahmood sports club, Rabwah
03.15	Around the Globe: America's wings And Flying Machines MTA USA
04.30	Seerat un Nabi (saw): Prog. No.32
05.00	Homeopathy Class: Lesson No.65 Rec: 30.01.95
06.15	Liqaa Ma'al Arab: Rec: 27.12.1994
07.30	F/S in Saraiki: Rec: 16.1.98 With Saraiki Programme
08.35	Majlis Irfan: ®
09.30	Roshni ka Safr: A talk with new converts Produced by MTA Pakistan
10.15	Indonesian Service: Various Items
11.15	Ilmi Programme: Prepared by Lajna Imaillah Produced by MTA Pakistan
12.05	Tilawat, Dars e Malfoozat, News
13.00	Friday Sermon – LIVE Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Bangla Shomprachar: Mulaqat Rec.19.02.02
15.05	Friday Sermon ®
16.00	Childern's Corner: Yassarnal Quran Class ® Lesson No.4
16.30	French Service: Various Items
17.30	German Service: Various Items
18.35	Liqaa Ma'al Arab: ®
19.35	Arabic Service: Various Items
20.35	Majlis e Irfan: Rec.14.04.00 ®
21.35	Friday Sermon ®
22.35	Homeopathy Class: Lesson No.65 ®
23.40	MTA Travel: Volubilis – a documentary about The history of the ancient Roman ruins near Meknes

Saturday 2nd March 2002

00.05	Tilawat, Darse-e-Hadith, News.
01.00	Children's Corner: Yassarnal Qur'an – No.4 Teaching of the correct pronunciation of The Holy Quran, by Qaari Muhammad Ashiq Sb
00.40	Q/A Session: Rec.01.05.94
02.35	Kehkashaan: An Urdu language discussion Topic: " gratitude" Host: Meer Anjum Parveez
02.55	Safar Hum Nay Kiya: A visit to Bahrain Pakistan
03.25	Urdu Class: Lesson No.355 Rec: 04.03.98
04.35	Learning Languages: Learning French Lesson No.6
05.10	German Mulaqaat: With Huzoor Rec: 20.02.02
06.15	Liqaa Ma'al Arab: Session No.19 – Rec.28.12.94
07.40	MTA Mauritius: F/S – Rec.01.03.02 With French Translation
08.40	Dars ul Qur'an: Lesson No.4 Rec.1996
10.15	Indonesian Service: Various Items
11.15	Speech: by Malik M.A.Javed 'Different ways of guiding oneself'
12.05	Tilaawat, Dars-e-Hadith, News.
12.45	Urdu Class: Lesson No.355 – Rec.04.03.98
14.00	Bangla Shomprachar: Various Items
15.00	Children's Class: With Huzoor (New) Rec:02.03.02
16.05	Children's Corner: Yassarnal Quran Class Lesson No.4 ®
16.30	French Service: Various Items
17.30	German Service: Various Items
18.35	Liqaa Ma'al Arab: Session No.19®
19.50	Arabic Service: Various Items
20.35	Q/A Session: Rec.01.05.94
21.45	Children's Class: Rec: 02.03.02 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.45	German Mulaqaat: Rec.20/02/02® With Hadhrat Khalifatul Masih IV

Sunday 3rd March 2002

00.05	Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00	Children's Class: With Huzoor Rec.12.08.00
01.30	Q/A Session: Rec.11.02.1994
02.10	Exhibition: Nusret Jehan Academy Rabwah, Junior Section
02.30	Introduction to the books of Hadhrat Khalifatul Masih I
03.20	Around the Globe: Jalsa Salana USA 2001. Speeches by Dr. Naseem Rahmat Ullah Sb.& Dr Kalim Malik Sb.
04.25	Learning Languages: Urdu Asbaaq Lesson No.4
05.00	Lajna Mulaqaat: With Huzoor Rec: 24.02.02
06.15	Liqaa Ma'al Arab:Rec.03.01.95
07.30	Spanish Service: F/S by Huzoor: Rec: 23.1.98 With Spanish Translation
08.45	Moshaa'irah: Poems in praise of the Holy Prophet Muhammad (SAW), organised by Jama'at-e-Ahmadiyya, Wah Kent Pakistan
09.40	History Ahmadiyyat: Quiz programme On the History of the Ahmadiyyat Jama'at By Majlis-e-Khuddamul Ahmadiyya
10.25	Indonesian Service: Various Items
11.25	MTA Travel: A documentary about a visit to Luxor in Egypt
12.05	Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00	Majlis e Irfan: Rec.22.02.02 ®
14.00	Bangla Shomprachar: Various Items
15.00	Lajna Mulaqaat: Rec.24.02.02
16.00	Chiuldren's Class: Rec.22.07.2000
16.30	Friday Sermon: Rec.01.03.02
17.30	German Service: Various Items
18.35	Liqaa Ma'al Arab: Rec.03.01.1995
19.35	Arabic Service: Various Items
20.30	Q/A Session: with Hazoor Part 3 Rec.11.02.94
21.30	Moshaa'irah: Poetry Evening ®
22.30	Lajna Mulaqaat: Rec.34.02.02 ®
23.30	MTA Travel: A Visit to Luxor ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 — Friday, February 22, 2002 — Issue No. 8

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

سفر حج کا ایک بنیادی فلسفہ

مجدد ملت حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں:

"حج کی عبرتیں یہ ہیں کہ اس سفر کو آخرت کے سفر کا مثیل بنایا ہے۔ اس لئے کہ اس سفر سے مراد خانۂ خدا ہے اور سفر آخرت سے مراد صاحب خانہ یعنی خداوند تعالیٰ کی ذات ہے۔ پس اس سفر کے حالات و مقدمات سے اس سفر کا احوال یاد کرنا چاہئے۔ جب آدمی اپنے اہل و عیال، دوست واحباب سے رخصت ہو تو یہ خیال کرے کہ یہ رخصت اس رخصت کی طرح جو سکرات موت میں ہوگی۔ اور جس طرح اس سفر میں آدمی تمام دنیوی تعلقات سے فارغ البال ہو کر نکلتا ہے اسی طرح چاہئے کہ آخر عمر میں دل کو تمام دنیا سے خالی کردے ورنہ سفر آخرت اس کے لئے منغّض ہو جائے گا۔ اور جب ہر طریق سے اس سفر کے لئے ہر قسم کا زادراہ مہیا کرتا ہے اور ہوشیار ہوتا ہے اور تمام احتیاطیں بجا لاتا ہے کہ کہیں جنگل و بیابان میں بے سامان نہ ہو جائے۔ پس جاننا چاہئے کہ میدان محشر بہت بڑا اور ہولناک ہے اور اس میں توشہ کی بڑی ضرورت ہے۔ اور جب اس سفر میں جلد خراب ہو جانے والی چیز ساتھ نہیں اٹھاتا، جانتا ہے کہ یہ ساتھ نہ دے گی اور یہ توشہ اور زاد راہ کے لائق نہیں ہے۔ اسی طرح وہ عبادت جوریا اور قصور پر مشتمل ہے زاد آخرت کے ناقابل ہے۔ اور جب سواری پر بیٹھے تو اپنے جنازہ کو یاد کرنا چاہئے کیونکہ اسے معلوم ہے کہ سفر آخرت میں بھی سواری ہوگی۔ اور یہ ممکن ہے کہ سواری سے اترنا بھی نصیب نہ ہو اور وقت جنازہ آجائے۔ اور یہ سفر حج اس طرح پر انجام پائے کہ آخرت کے سفر کا زادِ راہ بنے۔ اور جب احرام کے کپڑوں کو درست کرے گا کیونکہ جب نزدیک پہنچے گا روزمرہ کے کپڑے اتار ڈالے گا اور انہیں پہنے گا اور وہ دو سفید چادریں ہیں۔ پس چاہئے کہ کفن کو یاد کرے۔ کیونکہ وہ بھی لباس دنیا کے خلاف ہے اور جب پہاڑوں اور جنگلوں کی تکلیفیں دیکھے تو نکیرین اور قبر کے عذاب کو یاد کرے۔ کیونکہ قبر سے قیامت تک ایک عظیم الشان جنگل ہے اور اس میں بہت سے نشیب ہیں اور جیسے جنگل کی مصیبتوں سے بلا رہبر کے بچنا ناممکن ہے اسی طرح بغیر عبادت کے قبر کے عذاب سے نجات ممکن نہیں۔ اور جیسے جنگل میں اہل و عیال سے آدمی علیحدہ ہوتا ہے اسی طرح قبر میں بھی اکیلا ہوگا۔ اور جب لبیک کہنا شروع کرے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی ندا کا جواب ہے۔ روز محشر میں اسی طرح اس کو ندا پہنچے گی۔ اس خوف کو یاد کرے اور اس ندا کے خطرہ میں غرق رہے۔

علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ احرام کے وقت زرد ہو جاتا تھا اور بدن کانپتا تھا اور لبّیک نہ کہہ سکتے تھے۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ لبّیک کیوں نہیں کہتے۔ کہا میں ڈرتا ہوں کہ اگر کہوں اور لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ جواب آئے۔ یہ کہا اور بیہوش ہو کر اونٹ سے گر گئے۔ احمد بن ابی الحواری سے جو ابوسلیمان دارانی کے مرید تھے حکایت ہے کہ ابوسلیمان نے اس وقت لبّیک نہ کہا اور جب ایک میل تک گئے تو بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش میں آئے، کہا کہ حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی تھی کہ اپنی امت کے ظالموں سے کہہ دیں کہ مجھے یاد نہ کریں اور میرا نام نہ لیں۔ کیونکہ جو مجھے یاد کرتا ہے مَیں اس کو یاد کرتا ہوں۔ اور اگر ظالم ہیں تو مَیں ان کو لعنت سے یاد کرتا ہوں۔ اور فرمایا کہ جو شخص حج کا خرچ مشتبہ مال سے لیتا ہے اور لبّیک کہتا ہے اس کو جواب دیا جاتا ہے لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ حَتّٰى تُرَدَّ مَا فِي يَدَيْكَ (یعنی تیرا لبیک کہنا اور سعدیک کہنا ناپسند ہے یہاں تک کہ جو تیرے قبضہ میں ہے اس کو رد کرے)۔ اور طواف و سعی اس کی مانند ہے جیسے غریب لوگ بادشاہوں کی درگاہ میں جاتے ہیں اور مجلس کے گرد گھومتے ہیں تاکہ اپنی حاجت عرض کرنے کا موقع پائیں۔ اور جلو خانے میں آتے ہیں اور جاتے ہیں اور کسی ایسے آدمی کو ڈھونڈتے ہیں جو ان کی شفاعت کرے اور اس امر کے متوقع ہوتے ہیں کہ اتفاقاً بادشاہ کی نظر ان پر پڑ جائے اور وہ ان پر مہربانی کرے۔ اور صفا و مروہ کی مثال اس جلوخانہ سلطانی کی مانند ہے۔ اور عرفات پر لوگوں کا کھڑا ہونا اور اطراف عالم سے قسم قسم کے لوگوں کا جمع ہونا اور مختلف زبانوں میں ان کا دعا کرنا میدان حشر کی مانند ہے کہ جہاں تمام مخلوق جمع ہوگی۔ اور ہر شخص اپنے لئے متردّد و متفکر ہوگا کہ آیا مردود ہوتا ہے یا مقبول۔ اور پتھر مارنے سے ایک تو اظہار عبدیّت مقصود ہے اور دوسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مشابہت سے کہ اس مقام پر شیطان آپ کے سامنے آیا تھا تاکہ آپ کو شبہ میں ڈال دے اور آپ نے اس پر پتھر پھینکے تھے۔ اور اگر تیرے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ ان کے سامنے تو شیطان آیا تھا، میرے سامنے نہیں ہے مَیں کیوں فضول پتھر پھینکوں۔ پس سمجھ لے کہ یہ خیال تجھے شیطان سے پیدا ہوا ہے۔ پتھر مار تاکہ اس کی پشت کو توڑے کیونکہ اس کی کمر اس سے ٹوٹتی ہے۔ اور تو فرمانبردار بن اور جو کچھ تجھے حکم دیا گیا ہے اسے بجالا اور اپنی ذات کو بالکل خدا پر چھوڑ دے اور یہ جان لے کہ اس سنگ اندازی سے تو نے شیطان کو مقہور کیا ہے۔ حج کو عبرتوں کے متعلق اس قدر بیان کیا گیا ہے تاکہ جو شخص اس راہ کو پہچانے اپنے فرض اور شوق کی شدت سے اس پر یہ تمام معانی واضح ہونگے"۔

(کیمیائے سعادت۔ ترجمہ اردو صفحہ ۱۴۴۔۱۴۶۔ مؤلفہ حضرت امام غزالی۔ ناشر ملک لال دین اینڈ سنز لاہور)

❀......❀❀......❀

حج بیت اللہ کی حقیقی روح۔ عشق الٰہی

مسیح وقت و مہدیٔ دوران حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ علیہ السلام کی زبان مبارک سے فلسفہ حج اور اس کی روح سے متعلق مختصر مگر جامع تصریح:

"حج میں محبّت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدّتِ محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کو سنوار رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا...... غرض یہ نمونہ جو انتہائے محبت کا لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے۔ دوڑتے ہیں، محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے۔ جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے۔ پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے۔ اسلام نے پورے طور پر ان حقوق کی تکمیل کی تعلیم دی ہے"۔

(الحکم ۲۴؍جولائی ۱۹۰۲ء صفحہ ۳)

حضرت مسیح موعودؑ نے خدا کے عاشقوں کا نقشہ کیا پُرکیف انداز میں کھینچا ہے ؎

جس مَے کو پی لیا ہے وہ اُس مَے سے مست ہیں
سب دشمن اُن کے، اُن کے مقابل میں پست ہیں
کھینچے گئے کچھ ایسے کہ دنیا سے سو گئے
کچھ ایسا نور دیکھا کہ اس کے ہی ہو گئے

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینجر)

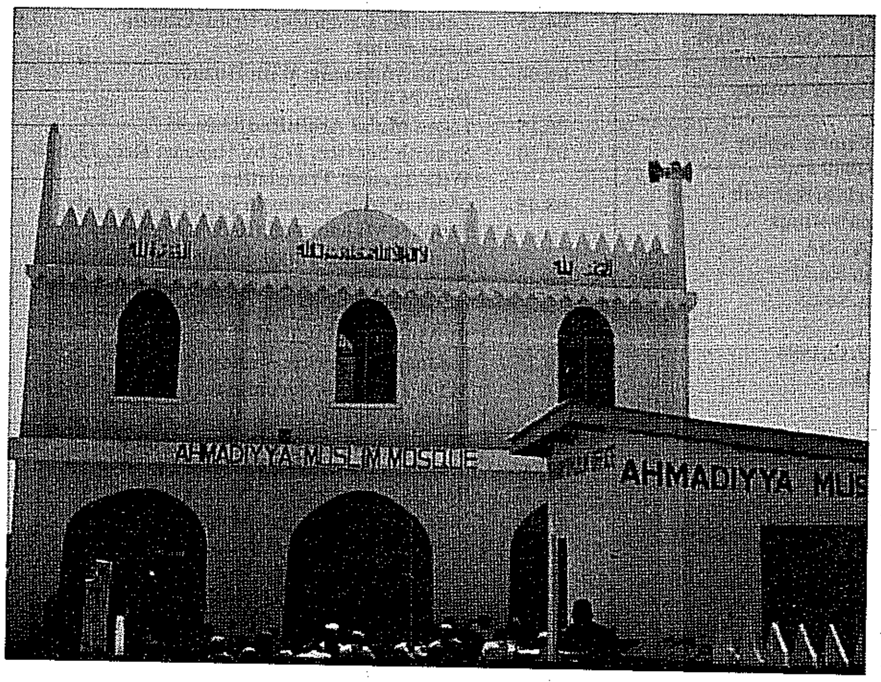

تنزانیہ (مشرقی افریقہ) میں Tarime شہر میں نو تعمیر شدہ دو منزلہ مسجد احمدیہ جس کا افتتاح ۲۳؍جون ۲۰۰۱ء کو ہوا

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔